سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات2018

جمعتہ المبارک،16۔فروری2018

(یوم الجمع،29۔جمادی الاوّل1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 13

685

# ایجنڈا

# برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

## منعقدہ 16۔فروری 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

## سرکاری کارروائی

### (اے) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018

ایک وزیر مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018 پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی 2018

ایک وزیر مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی 2018 پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

(نوٹ: مسودات قانون سیریل نمبر 1 تا 2 کی نقول مورخہ 8 اور 9۔فروری 2018 کو اور مسودہ قانون سیریل نمبر 3 کی نقل 12۔فروری 2018 کو مہیا کردی گئی)

686

## (بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

**پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال 16-2015**

**ایک وزیر** پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(نوٹ: درج بالا رپورٹس کی نقول 8 اور 9۔فروری 2018 کو مہیا کر دی گئیں)

## (سی) مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

**مسودہ قانون صدقہ خیرات پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2018)**

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صدقہ خیرات پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صدقہ خیرات پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

687

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 16- فروری 2018

(یوم الجمع، 29- جمادی الاوّل 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9 بج کر 45 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡہِ ۚۛ ہُدًی
لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ
وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ
اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾
اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ ٭ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾

**سورۃ البَقَرَۃ آیات 1 تا 5**

الم (1) یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں (کہ کلام اللہ ہے۔ اللہ سے) ڈرنے والوں کی رہنما ہے (2) جو غیب پر ایمان لاتے اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں (3) اور جو کتاب (اے محمدؐ) تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں (4) یہی لوگ اپنے پروردگار (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں (5)

**وماعلینا الاالبلاغo**

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

## نعت رسول مقبول ﷺ

دِل میں ہو یاد تیری گوشہ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو
اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو
آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے
کب وہ چاہیں گے میری حشر میں رسوائی ہو
یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

## تعزیت

### جناب سپیکر کے چچا حاجی رانا نثار احمد خان کی وفات پر دعائے مغفرت

**معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد):** جناب سپیکر! رانا پھول محمد خان کے چھوٹے بھائی، آپ کے چچا، رانا محمد حیات خان ایم این اے اور رانا محمد اسحاق خان ایم این اے کے والد محترم حاجی رانا نثار احمد خان رضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ ان کے لئے ایوان میں دعائے مغفرت کرائی جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

## سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

### نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

**جناب سپیکر:** اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ شُنیلارُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

**محترمہ شنیلاروت:** جناب سپیکر! سوال نمبر 8979 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### لاہور میں صفائی کے نظام کو ٹھیکیداری پر دینے سے متعلقہ تفصیلات

*8979: **محترمہ شُنیلارُوت:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو ٹھیکیداری نظام پر چھوڑ دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پہلے لاہور کی صفائی ½2۔ارب روپے میں ہوتی تھی اب تقریباً4۔ارب روپے میں لاہور کی صفائی ہو رہی ہے؟

(ج) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ جیسی کمپنیاں پورے پنجاب میں کتنی ہیں؟

(د) ان کمپنیوں میں کتنے ریگولر ملازم ہیں اور کنٹریکٹ پر کتنے ملازم ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) حکومتِ پنجاب کے احکامات کو مد نظر رکھتے ہوئے لاہور میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے شعبے میں ٹھیکیداری نظام متعارف کروایا گیا ہے۔ دورِ حاضر میں پوری دنیا میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سسٹم ٹھیکیداری نظام پر چل رہا ہے۔

لاہور میں بھی ٹھیکیداری نظام نافذ کرنے سے پہلے سسٹم کو بہتر بنانے کی بہت کوششیں کی جا چکی تھیں جو کہ ناکام ثابت ہوئیں جس کے نتیجے میں ٹھیکیداری نظام متعارف کروایا گیا اور دو ترک کمپنیوں البیراک اور اوزپاک کو شفاف Bidding Process کے بعد ٹھیکہ دیا گیا۔

مزید یہ کہ ٹھیکیداری نظام کی کامیابی بھی تب ہی ممکن ہے جب اس کی درست طریقے سے نگرانی کی جائے، LWMC نے ٹھیکیداروں کی نگرانی کے لئے جدید طرز کے Information Technology (IT) Based Monitoring System متعارف کروائے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. Vehicle Trip Counting System (VTCS)
2. Vehicle Tracking & Management System(VTMS)
3. Android Attendance System
4. Help Line 1139
5. Penalty Management System (PMS)

چنانچہ اس سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ لاہور میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سسٹم کو ٹھیکیداری نظام پر محض چھوڑا نہیں گیا بلکہ اس کی باقاعدہ مانیٹرنگ بھی کی جا رہی ہے بلکہ بوقتِ ضرورت جُرمانے بھی کئے جاتے ہیں۔اس سلسلے میں penalty system کے تحت پچھلے سال 1,446,583 روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور اس سال بھی 1133,683 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

(ب) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی سے پہلے اڑھائی ارب روپے میں پورے لاہور کی صفائی نہیں کی جاتی تھی کوڑا اکٹھا کرنے کی کارکردگی بھی صرف 64 فیصد تھی۔ LWMC بننے کے بعد 90 فیصد سے زیادہ کوڑا اُٹھایا جاتا ہے جو کہ روزانہ کی بنیاد پر تقریباً 7500 ٹن ہوتا ہے۔

مزید یہ کہ LWMC نے کوڑا مختص جگہ تک پہنچانے کے لئے جدید طرز کی مشینری متعارف کروائی ہے۔ کوڑے کو محض پھینکا نہیں جاتا بلکہ اس کے لئے بھی جدید طرز کی سینٹری لینڈ فل سائٹ بنائی گئی ہے جہاں کوڑے کو سائنسی اور ماحول دوست طریقے سے ٹھکانے لگایا جاتا ہے تاکہ ماحول اور اردگرد کے لوگوں کو اس کے مضر اثرات سے بچایا جا سکے۔

(ج) بشمول لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی پورے پنجاب میں سات کمپنیاں ہیں:

(I) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی
(II) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی
(III) راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی
(IV) گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی
(V) ملتان ویسٹ مینجمنٹ کمپنی
(VI) سیالکوٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی
(VII) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی

(د) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں ریگولر ملازم 7440 ہیں اور کنٹریکٹ پر 5429 ملازم ہیں۔ باقی ویسٹ مینجمنٹ کمپنیوں کی معلومات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ شُنیلا رُوت:** جناب سپیکر! حکومت نے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا نظام غیر ملکی کمپنی کو ٹھیکیداری پر دے دیا ہے، کیا پاکستان میں لوگ ختم ہو گئے ہیں جو اس نظام کو چلا سکتے تھے؟ ہمارے ایسے بہت سے ادارے ہیں جو معیار پر پورا نہیں اترتے تو کیا حکومت ان اداروں کو بھی غیر ملکی کمپنیوں کو دے دے گی؟

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ہم نے یہ کام غیر ملکی کمپنی کو دے دیا ہے تو کیا پاکستان میں رہنے والے لوگ صفائی ستھرائی نہیں کر سکتے؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی، ملک صاحب!

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! محکمہ کے سیکرٹری اور ڈی جی، شہر خموشاں افسران کی گیلری میں موجود نہیں ہیں۔

**معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد):** جناب سپیکر! پانچ منٹ میں سیکرٹری صاحب آ جائیں گے وہ راستے میں ہیں۔

**جناب سپیکر:** نہیں۔ آپ جو فرما رہے ہیں یہ بات درست نہیں ہے۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔

**معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد):** جناب سپیکر! باقی افسران موجود ہیں۔ وہ پانچ منٹ کے اندر اندر پہنچ جائیں گے۔

**جناب سپیکر:** ایوان کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر متعلقہ سیکرٹری کی عدم موجودگی کی بناء پر
اجلاس کی کارروائی دس منٹ کے وقفہ کے لئے ملتوی کی گئی)

(دس منٹ کے وقفے کے بعد جناب سپیکر 10 بج کر 10 منٹ پر
کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

**جناب سپیکر:** پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا محکمہ کے سیکرٹری آ گئے ہیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب آ گئے ہیں۔

**جناب سپیکر:** جی، اب آپ ان کے سوال کا جواب دیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! نہ صرف لاہور شہر میں بلکہ ٹھیکیداری نظام کو اب پوری دنیا میں متعارف کروایا جا رہا ہے۔ یہ صرف لاہور شہر میں نہیں بلکہ دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی یہ نظام چل رہا ہے۔ اس سے پہلے ہم لاہور شہر میں سرکاری سطح پر صفائی کا انتظام کرتے تھے اور لاہور شہر کے overall کوڑا کرکٹ کا زیادہ سے زیادہ 60 فیصد ایریا صاف ہوتا تھا یعنی سڑکوں سے 60 فیصد کوڑا اٹھایا جاتا تھا۔۔۔

**MR SPEAKER:** Order please, order please. Order in the House.

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! سڑکوں پر جابجا کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگے ہوتے تھے، سڑکوں کے درمیان گرین بیلٹس پر بھی اس طرح کے منظر پیش آتے تھے، پلاسٹک کے بیگ اور مختلف چیزیں اُڑتی نظر آتی تھیں۔

جناب سپیکر! ہم اربوں روپے خرچ کرنے کے باوجود 60 فیصد سے اوپر نہیں جا رہے تھے، ملازمین حاضر نہیں ہوتے تھے، گھوسٹ ملازمین بہت زیادہ تھے جو ڈیوٹی پر نہیں آتے تھے، سرکاری مشینری کو بار بار خراب declare کروانا اور ٹھیک کروانا ہوتا تھا، ڈیزل اور آئل کی leakage جیسے بے شمار مسائل تھے اور لاہور میں صفائی کا نظام بہتر نہیں تھا۔

جناب سپیکر! آپ نے خود دیکھا اور معزز ممبران نے بھی دیکھا کہ اب لاہور شہر میں پہلے سے بہت بہتر صفائی کا نظام ہے۔ لاہور کے 90 فیصد سے زائد کوڑا کرکٹ کو نہ صرف اٹھایا جاتا ہے بلکہ proper طریقے سے جو نئی Landfill site بنی ہے وہاں پر dump کیا جاتا ہے جس سے نظام میں بہتری آئی ہے۔ آپ لاہور کی بڑی سڑکیں دیکھ لیں، ہماری معزز بہن کی فیروز پور روڈ پر ہمارے ہی area میں رہائش ہے اور یہ خود جانتی ہیں کہ بہار کالونی، فیروز پور روڈ، چونگی امر سدھو اور کاہنہ تک پہلے کیا گندگی کے حالات تھے؟ اس نظام سے میرے خیال میں بہت بہتری آئی ہے اور یہ نظام پوری دنیا میں چل رہا ہے۔ یو اے ای، دبئی، سعودی عرب اور ترکی میں بھی یہی نظام چل رہا ہے۔ ہر جگہ یہ نظام چل رہا ہے اور مڈل ایسٹ میں بھی چل رہا ہے اس لئے پاکستان میں بھی یہ نظام adopt کیا گیا ہے جس سے صفائی کے نظام میں بہتری آئی ہے۔

**جناب آصف محمود:** جناب سپیکر! ڈی جی "شہر خموشاں" بیٹھے ہوئے ہیں؟

**جناب سپیکر:** سیکرٹری صاحب آئے ہوئے ہیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! ڈی جی شہر خموشاں راستے میں ہیں اور وہ آ رہے ہیں۔

**جناب آصف محمود:** جناب سپیکر! قبرستانوں کا issue پورے پنجاب میں ہے اور اگر آپ نے کوئی اتھارٹی بنا دی ہے تو اس وقت اس اتھارٹی کے سربراہ اسمبلی میں نہیں ہیں جو کہ انتہائی افسوس کی بات ہے

باوجود پچھلے دو ہفتوں کے اندر یہ کام چار دفعہ ہو چکا ہے کہ محکمہ کے سربراہ اجلاس کے دوران نہیں آ سکے۔ یہ اتنے بااختیار ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اپنے محکمہ کے بارے میں ensure کروایا کریں اور یہ بات اچھی نہیں ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

**محترمہ شُنیلا رُوت:** جناب سپیکر! میرے بھائی نے ابھی جواب میں کہا ہے کہ فیروز پور روڈ پر چلے جائیں، مال روڈ پر چلے جائیں اور ماڈل ٹاؤن چلے جائیں تو کیا لاہور میں یہی تین چار roads رہ گئے ہیں؟ آپ میرے ساتھ کوپر روڈ پر چلیں جہاں پر کوڑے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ جن محلوں میں ہم جاتے ہیں اور ہماری کمیونٹی رہتی ہے تو وہاں پر جا کر دیکھیں کہ کچرے کے کتنے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں؟ میں یہ سمجھتی ہوں کہ پاکستان میں ہمارے پاس ابھی بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو یہ کام کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ آپ اس ڈیپارٹمنٹ کو کیوں بہتر نہیں کر سکے؟ آپ دنیا کو چھوڑیں اور پاکستان کی بات کریں کیونکہ آپ اربوں کھربوں روپے صفائی کے لئے استعمال کر رہے ہیں لیکن لوگوں کے علاج معالجے کے لئے آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اپنے سوال سے متعلقہ رہیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! پیکو روڈ کی بات ہوئی تو پیکو روڈ، مولانا شوکت علی روڈ اور مادر ملت روڈ کا ابھی ہم visit کر لیتے ہیں۔ وہاں پر کہیں بھی کوڑا کرکٹ نظر نہیں آتا بلکہ ریلوے لائن کے ساتھ گرین بیلٹ میں بھی خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے پی ایچ اے سے فنڈز لگوا کر شاندار گرین بیلٹ اور پارک بنا دیا ہے۔ وہاں پر اس طرح کا اب کوئی کچرے کا ڈھیر نہیں ہے بلکہ لاہور کی کسی بھی بڑی شاہراہ پر اور کسی area کی بڑی شاہراہ پر بھی کوڑا کرکٹ نظر نہیں آتا۔ محلوں کے اندر کا نظام بھی پہلے سے بہت بہتر ہے۔

تقریباً ساڑھے سات ہزار ٹن generate ہونے والے کوڑے کو روزانہ کی بنیاد پر اٹھا کر کے dump کر دیا جاتا ہے۔

**محترمہ شُنیلا رُوت:** جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں کیونکہ لاہور کچرا کنڈی بن چکا ہے، جگہ جگہ کچرے کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں اور میں اس صفائی سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! میرا جز (ب) میں جو سوال تھا اس کا تو انہوں نے جواب نہیں دیا۔ سوال تھا کہ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی سے پہلے اڑھائی ارب روپے میں پورے لاہور کی صفائی ہوتی تھی اور اب تقریباً 14۔ارب روپے میں ہو رہی ہے۔ اس کا جواب ہی انہوں نے نہیں دیا اس لئے اس کا جواب دیا جائے کہ پہلے صفائی کتنے میں ہوتی تھی اور اب کتنے میں ہو رہی ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ پہلے 2۔ارب روپے میں صفائی ہوتی تھی اور اب 14۔ارب روپے میں ہوتی ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! لاہور میں صفائی 14۔ارب روپے میں نہیں ہوتی بلکہ ہم agreement کے مطابق ان کمپنیوں کو زیادہ سے زیادہ سالانہ 3 سے 4۔ارب روپے کے درمیان ادائیگیاں کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کمپنیوں کے ملازمین کی pays، ورک چارج اور صفائی کے دوسرے سٹاف کو جو pay کرتے ہیں وہ کل تقریباً 9۔ارب روپے سالانہ خرچ آ رہا ہے۔ اس نئے نظام کو کئی سال ہو چکے ہیں اور اگر آپ پرانا نظام دیکھیں تو اس دور میں 2 سے 3۔ارب روپے خرچ کرنے کے باوجود صفائی بھی نہیں ہوتی تھی۔

جناب سپیکر! لاہور میں ایک بھی شاہراہ ایسی نہیں تھی جسے آپ صفائی کے حوالے سے قابل ذکر کہہ سکتے لیکن آج الحمدللہ پورا لاہور شہر صاف ستھرا ہے۔ 2008 سے پہلے pollution کے حوالے سے لاہور کا شمار دنیا کے top کے dust اور گندے ترین شہروں میں ہوتا تھا اور آج الحمدللہ لاہور ان شہروں کی فہرست سے نکل چکا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری کو [*****] کے حلقے این اے۔120 میں لے چلتی ہوں جہاں پر اتنا کچرا پڑا ہوا ہے کہ حال ہی میں وہاں ضمنی الیکشن کے دوران ہم نے دیکھا کہ گلیوں میں کچرا تھا اور ٹوٹی ہوئی سڑکیں تھیں۔

جناب سپیکر: غیر مہذب الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں خود اس حلقے میں گئی ہوں لیکن وہاں پر کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ مہربانی کر کے آپ تشریف رکھیں اور پارلیمانی سیکرٹری کو جواب دینے دیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری جواب تو دے دیں کیونکہ میں نے بھی ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ جواب دے رہے ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے بھی ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: آپ سوال کریں ناں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں ہے کہ ہم اس نظام کو monitor کر رہے ہیں، ہم نے Vehicle Trip Counting System بنا دیا ہے، Vehicle Tracking & Management System بنا دیا ہے اور بہت سارے systems بنا دیئے ہیں لیکن میرا سوال یہ ہے کہ آپ کے اس سسٹم میں ملازمین کے لئے کیا سہولیات رکھی ہیں؟ آپ کے اعداد و شمار کے مطابق تقریباً 7 ہزار 440 ملازم ہیں جن میں سے 5429 ملازمین ٹھیکیداری نظام کے تحت ہیں جو کہ کنٹریکٹ پر ہیں جنہیں کوئی سہولت نہیں ملتی، انہیں کوئی صحت کی سہولت ہے نہ انہیں کوئی Provident Fund ملتا ہے، ان کے بچوں کو کوئی طبی سہولت ملتی ہے نہ انہیں کوئی چھٹی ملتی ہے جبکہ ان کی تنخواہوں سے بے جا کٹوتی بھی کی جاتی ہے تو میں یہ

جاننا چاہتا ہوں کہ وہاں پر جو human resources ہیں اور وہاں پر جو ہمارے لوگ کام کرتے ہیں، ان کے لئے آپ کے پاس کیا سہولیات ہیں اور انہیں آپ کیا دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

جناب سپیکر! کنٹریکٹ کے ملازمین کی تعداد میں ضرورت کے مطابق کمی اور اضافہ ہوتا رہتا ہے اور جب عیدالاضحیٰ قریب آتی ہے تو ان دنوں میں کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد بڑھ جاتی ہے جبکہ عام دنوں میں کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد کم ہوتی ہے۔ کنٹریکٹ ملازمین کو دوسرے ملازمین کی طرح سوشل سکیورٹی کی سہولت کے علاوہ Old Age Benefit کی سہولت بھی دی جاتی ہے جس سے اس نظام میں بہتری آتی ہے۔ صفائی کے حوالے سے محترمہ نے این اے۔120 سے متعلق کہا تو وہاں پر الحمدللہ میں خود اکثر آتا جاتا رہتا ہوں اور وہاں پر صفائی کا بہترین نظام ہے اور ہماری اسمبلی بھی این اے۔120 حلقے میں ہے۔

جناب سپیکر! آپ خود observe کرتے ہیں اور روزانہ آتے جاتے ہیں کہ صفائی کا نظام یہاں پر بہترین ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اسی سوال میں ضمنی کرنا ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال میں تو تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ مہربانی کریں اور آگے جانے دیں اور اگلے سوال پر ضمنی سوال کر لینا۔

جناب آصف محمود: اس سوال پر ایک ضمنی سوال ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہے کہ دنیا بھر میں ٹھیکیداری نظام متعارف کروایا جا رہا ہے مجھے بتا دیں دنیا بھر میں ٹھیکیداری نظام کے تحت جو صفائی کا ٹھیکہ ہے کیا وہ دوسرے ممالک کو دیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں لکھا ہوا ہے کہ کوڑے کو سائنسی اور ماحول دوست طریقے سے ٹھکانے لگایا جاتا ہے تو ہمیں وہ سائنسی اور ماحول دوست طریق کار بتا دیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** پاکستان میں جب ہم ٹینڈر کرتے ہیں تو اس میں نا صرف پاکستانی کمپنیز کو invite کیا جاتا ہے بلکہ جو بین الاقوامی کمپنیز capacity رکھتی ہیں وہ بھی اس میں حصہ لیتی ہیں۔ ہماری پاکستانی کمپنیز کی capacity بھی کافی بہتر ہو گئی ہے وہ بھی Solid Waste میں اپنا کام کر رہی ہیں اُن کو بھی ٹھیکے دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا چلوں یہاں پر Waste Busters کے نام سے کمپنی بھی پاکستانی ہے یہ بھی ہماری Solid Waste میں کام کر رہی ہے اسی طرح چائنا کی کمپنی بھی کام کر رہی ہے دوسری پاکستان کی کمپنی Messrs Ghulam Hussain and Sons وہ بھی کام کر رہی ہے۔ دو چائنا اور دو پاکستان کی کمپنیز کام کر رہی ہیں تین ترکی کی کمپنیز Solid Waste کا کام پنجاب میں کر رہی ہیں۔

**جناب آصف محمود:** جناب سپیکر! میرے دوسرے سوال کا جواب نہیں ملا کہ ماحول دوست طریقے سے کوڑے کو ٹھکانے لگایا جاتا ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! پہلے جب کوڑا کرکٹ اُٹھایا جاتا تھا اُس کو dumping site پر جا کر پھینک دیا جاتا تھا پورے شہر سے گاڑیاں گزرتی تھیں تو ٹرالیوں کے اوپر سے کوڑا گرا کرتا تھا اب اس طرح کا منظر آپ کو پورے شہر میں نظر نہیں آتا کہ ایک ٹرالی ٹریکٹر کوڑا لے کر جا رہا ہے اور پورے شہر میں گرتا جا رہا ہے اور گندا پانی بھی سڑک کے اوپر جا رہا ہے اور جہاں کہیں سگنل پر ٹرالی کھڑی ہوئی تو اُس کی smell دور دور تک پھیل جاتی تھی۔ اب گورنمنٹ نے landfill site بنائی ہے وہاں پر اس کو dump کیا جاتا ہے اور اس کے اوپر soil کی layer چڑھا دی جاتی ہے پھر اُس کے اوپر کوڑا dump کیا جاتا ہے پھر اُس کے اوپر layer بچھا دی جاتی ہے۔ Layer پر layer کے بعد ہم اس کے بارے میں کوشش کر رہے ہیں کہ landfill site سے جو کوڑا کرکٹ کی گیس بنتی ہے اُس کو کام میں لایا جائے، اس کے ساتھ ساتھ یہاں سے جو کوڑا کرکٹ کی کھاد بنتی ہے وہ نرسریوں اور پی ایچ اے کو پودوں کے لئے فراہم کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال۔۔۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! صرف ایک بات۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں آپ کا شکریہ۔ جی، اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2875 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع لاہور: سال 12-2011 میں ترقیاتی سکیموں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*2875: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع لاہور کے 9 ٹاؤنز میں سال 12-2011 کے دوران کل کتنی اور کون کون سی ڈویلپمنٹ سکیمیں منظور ہوئیں، کتنی رقم رکھی گئی، کتنی رقم بقایا بچی اور باقی رہ جانے والی رقم کہاں کہاں پر خرچ کی گئی، الگ الگ تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

ضلع لاہور کے 9 ٹاؤنز میں سال 12-2011 کے دوران ڈویلپمنٹ سکیموں کی ٹاؤن وار تفصیل حسب ذیل ہے:

راوی ٹاؤن:

ٹی ایم اے راوی ٹاؤن میں سال 12-2011 میں 33 سکیمیں منظور ہوئیں اور ان سکیموں کے لئے کل 4,00,00,000 روپے رکھی گئی جو تمام کی تمام خرچ ہوگئی اور بقایا رقم نہ بچی تھی۔ منصوبوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شالامار ٹاؤن:

ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن میں سال 12-2011 کے دوران کل 62 ڈویلپمنٹ سکیمیں منظور کی گئیں جن کی مالیت۔/5,28,42,000 روپے ہے اور یہ تمام رقم مختص کردہ ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی۔ ترقیاتی منصوبوں کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

واہگہ ٹاؤن:

واہگہ ٹاؤن میں برائے سال 12-2011 میں 58 ترقیاتی سکیموں کے لئے مبلغ 7,50,00,000 روپے کی رقم مختص کی گئی تھی اور رواں سال میں ترقیاتی سکیموں کا بجٹ خرچ ہو گیا تھا۔ تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

عزیز بھٹی ٹاؤن:

عزیز بھٹی ٹاؤن میں برائے سال 12-2011 میں 15 ترقیاتی سکیموں کے لئے مبلغ 29600000/- روپے کی رقم مختص کی گئی تھی اور تمام رقم خرچ ہو گئی تھی۔ تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

داتا گنج بخش ٹاؤن:

داتا گنج بخش ٹاؤن میں بر ائے سال 12-2011 میں 42 ترقیاتی سکیموں کے لئے مبلغ 69590400/- روپے کی رقم مختص کی گئی تھی اور تمام رقم خرچ ہو گئی تھی۔ تفصیل تتمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گلبرگ ٹاؤن:

ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن لاہور نے سال 12-2011 کی ADP میں کل 113 سکیمیں منظور کیں۔ ان سکیموں کے لئے مبلغ 18,45,59,760/- روپے رکھے گئے۔ مذکورہ رقم انہی سکیموں کی تکمیل پر خرچ کی گئی۔ تمام منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں اور کوئی رقم بقایا نہ بچی ہے۔ تفصیل تتمہ (ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سمن آباد ٹاؤن:

سمن آباد ٹاؤن میں برائے سال 12-2011 میں 34 ترقیاتی سکیموں کے لئے مبلغ 36500000/- روپے کی رقم مختص کی گئی تھی اور تمام رقم خرچ ہو گئی تھی۔ تفصیل تتمہ (س) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اقبال ٹاؤن:

اقبال ٹاؤن میں برائے سال12-2011ترقیاتی سکیموں کے لئے مبلغ۔/16,11,93,496روپے کی رقم مختص کی گئی تھی کل87سکیمیں منظور کی گئیں جن کا تخمینہ لاگت12,58,26,800روپے تھا اور مبلغ3,53,66,696روپے بچ گئے ۔ بچ جانے والی رقم ٹی ایم اے فنڈز میں جمع کروادی گئی تھی۔ تفصیل تتمہ (ش)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نشتر ٹاؤن:

ٹی ایم اے نشتر ٹاؤن میں سال12-2011کے دوران کل234ڈویلپمنٹ سکیمیں منظور ہوئیں ۔ان سکیموں کے لئے مبلغ34,78,59,000روپے مختص کئے گئے تھے۔ تمام منصوبے تخمینہ جات کے مطابق مکمل کئے گئے اور کوئی رقم بقایا نہ بچی تھی۔ تفصیل تتمہ (ی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ نگہت شیخ:** جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گلبرگ ٹاؤن کے حوالے سے انہوں نے بتایا ہے کہ ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن لاہور نے سال12-2011کیADPمیں مبلغ۔/18,45,59,760 مختص کئے گئے تھے۔اس میں میرا سوال ہے کہ جو سکیمیں شروع کی گئی تھیں کیا وہ تمام سکیمیں وقت پر مکمل ہوئیں اور اسی بجٹ میں مکمل ہوئیں یا اُن پر کوئیescalationکی رقم ادا کرنی پڑی؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر!جو سکیمیں گلبرگ ٹاؤن میں شروع ہوئیں اُس کے لئے جو کنٹریکٹر کو وقت دیا گیا تھا وہ اُسی وقت کے اوپر اسی بجٹ میں مکمل ہوئیں۔

**محترمہ نگہت شیخ:** جناب سپیکر!میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں ڈویلپمنٹ سکیمز کیdetailدی ہیں ان میں یہ بتا دیا جائے کہ واٹر سکیمز کے لئے کتنی رقم مختص تھی اور ان ٹاؤنز میں کتنی سکیمیں شروع کی گئیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر!لاہور شہر میں واٹر سپلائی کا جو کام ہے خصوصی طور پر جو گلبرگ کا ایریا ہے وہاں پر واسا واٹر سپلائی سکیمز پر کام کرتا ہے زیادہ بہتر ہے کہ یہ سوال ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ سے کو بھیجا جائے وہ لاہور میں واٹر سپلائی سکیمز کے بارے میںdetailمیں جواب دیں گے۔لاہور میں فلٹریشن پلانٹ واسا لگائے گا اور

باقی areas صاف پانی کمپنی لگاتی ہے۔لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ فلٹریشن پلانٹس اور واٹر سپلائی کے کام لاہور شہر میں نہیں کر رہا۔

**جناب سپیکر:** جی، اگلا سوال نمبر3252 چودھری افتخار احمد چھچھر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں؟ اس سوال کو وقفہ سوالات کے دوران تک pending کیا جاتا ہے اگر معزز ممبر اس دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

**محترمہ فائزہ احمد ملک:** جناب سپیکر! سوال نمبر4367 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## لاہور: سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں کمرشلائزیشن کے کیسز سے متعلقہ تفصیلات

*4367: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں کمرشلائزیشن کے کتنے کیسز آفیسرز کے پاس زیر التواء ہیں؟

(ب) ان کیسز کو التواء میں رکھنے اور کارروائی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کمرشلائزیشن پالیسی کیا ہے اور کمرشلائزیشن کے لئے کون کون سے افسران لاہور میں مجاز ہیں؟

(د) کمرشلائزیشن کا طریق کار کیا ہے اور کتنی فیس کس حساب سے وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) کمرشلائزیشن پالسی کب بنائی گئی تھی اور اس کی منظوری کس نے دی تھی؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):**

(الف) 2013 میں کمرشلائزیشن کی بابت اختیار ایل ڈی اے کو ٹرانسفر ہونے کے بعد سابقہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے پاس کمرشلائزیشن کا کوئی بھی کیس زیرِ التواء نہ ہے۔

(ب) بمطابق جز (الف)۔

(ج) 19-09-2013 کو ایل ڈی اے کے ایکٹ 1975 میں ترمیم کے بعد لاہور ڈویژن میں کمرشلائزیشن کا اختیار ایل ڈی اے کو تفویض کر دیا گیا۔ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ نوٹیفکیشن بتاریخ 26-11-2013 سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو تمام تر ریکارڈ ایل ڈی اے کے حوالے کرنے کا حکم جاری کیا جس پر تمام زیرِ کارروائی کیسز ایل ڈی اے کو وصول کروا دیئے گئے موجودہ کمرشلائزیشن پالیسی اور مجاز آفیسران کی بابت متعلقہ محکمہ سے تفصیل طلب کی جانی مناسب ہے۔

(د) 19-09-2013 کے نوٹیفکیشن کے تحت لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو پورے لاہور میں کمرشلائزیشن کا اختیار دیا گیا ہے لہٰذا مجوزہ قانون کی بابت ایل ڈی اے سے تفصیل لی جانی مناسب ہے۔

(ہ) سابقہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اور موجودہ میٹروپولیٹن کارپوریشن کے پاس کوئی کمرشلائزیشن پالیسی نہ ہے۔ لاہور ڈویژن میں اس وقت ایل ڈی اے کے لینڈیوز رولز 2014 لاگو ہیں۔ متعلقہ حکام سے وضاحت لی جانی مناسب ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ فائزہ احمد ملک:** جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے request کروں گی کہ جز (الف) کا جواب پڑھ کر سنا دیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! جز (الف) 2013 میں کمرشلائزیشن کی بابت اختیار ایل ڈی اے کو ٹرانسفر ہونے کے بعد سابقہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے پاس کمرشلائزیشن کا کوئی بھی کیس زیرِ التواء نہ ہے۔

**محترمہ فائزہ احمد ملک:** جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ کوئی کیسز ہیں انہوں نے کہا کوئی کیسز نہیں ہیں تو اگر کوئی کیسز نہیں ہیں تو جز (ج) میں یہ کہہ رہے ہیں کہ اس ایکٹ کے مطابق 1975 میں ترمیم کے بعد لاہور ڈویژن میں کمرشلائزیشن کا اختیار ایل ڈی اے کو تفویض کر دیا گیا۔ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ نوٹیفکیشن 26-11-2013 سٹی ڈسٹرکٹ

گورنمنٹ لاہور کو تمام تر ریکارڈ ایل ڈی اے کے حوالے کرنے کا حکم جاری کیا جس پر تمام زیرِ کارروائی کیسز ایل ڈی اے کو وصول کروا دیئے گئے۔ جز (الف) میں کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی کیس ہی نہیں ہیں اور یہاں پر جز (ج) میں کہہ رہے ہیں جو pending کیسز تھے وہ ہم نے ایل ڈی اے کو دے دیئے ہیں یہ کیا جواب ہے ایک ہی سوال ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! کیونکہ ہمارے پاس اب کیس ہی نہیں رہا تو pending کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارے پاس جو کیسز تھے تقریباً 300 کے قریب وہ ہم نے اُسی وقت ایل ڈی اے کو منتقل کر دیئے تھے اور اگر ایل ڈی اے کے پاس کوئی زیر التواء کیس ہے تو پھر وہ محکمہ ہاؤسنگ ہی بتا سکتا ہے کہ اُس کے پاس کوئی کیس زیر التواء ہے یا نہیں؟ ہمارے پاس جو direction آئی تھی ہم نے تمام فائلیں ایل ڈی اے کو منتقل کر دی تھیں جو پاس تھیں یا pending، اُس کا جو بھی status تھا وہ سارا اب ایل ڈی اے کے پاس ہے اب لاہور ڈویژن میں کمرشلائزیشن کا اختیار ایل ڈی اے کا ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، یہ سوال متعلقہ محکمہ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کو بھجوایا جاتا ہے اس کا جواب ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ سے لیں گے۔

**محترمہ فائزہ احمد ملک:** جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، اگلا سوال نمبر 5223 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اس سوال کو وقفہ سوالات کے دوران تک pending کیا جاتا ہے اگر معزز ممبر اس دوران آ گئیں تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 5309 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اس سوال کو وقفہ سوالات کے دوران تک pending کیا جاتا ہے اگر معزز ممبر اس دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 5676 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع ساہیوال پی پی۔222 میں سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*5676: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال سٹی پی پی۔222 میں کتنے سیوریج ڈسپوزل سٹیشن ہیں ان میں کتنی موٹریں لگی ہوئی ہیں، کتنی چالو حالت میں ہیں، کتنی خراب ہیں، ان کو کب تک مرمت کروا کر چالو حالت میں لایا جائے گا؟

(ب) کون کون سے ڈسپوزل سٹیشن پر جنریٹر فراہم کئے گئے ہیں کتنے جنریٹر چالو حالت میں ہیں، کتنے خراب ہیں، ان کو کب تک ٹھیک کروا دیا جائے گا؟

(ج) مذکورہ بالا حلقہ میں اس وقت کتنے پیٹر انجن موجود ہیں ان میں کتنے چالو اور کتنے درست حالت میں نہ ہیں کیا ان جنریٹرز / پیٹر انجن کو روزانہ کی بنیاد پر ڈیزل فراہم کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا حلقہ میں ڈسپوزل سٹیشن کی تعداد آبادی کے تناسب سے کم ہونے کے ساتھ ساتھ موٹر جنریٹر / پیٹر انجن کی تعداد بھی ناکافی ہے؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ بالا حلقہ میں ڈسپوزل سٹیشن کی تعداد بڑھانے کے ساتھ ساتھ موٹرز، جنریٹرز، پیٹر انجن کی تعداد کو بھی بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) حلقہ پی پی۔222 کے دو چکوک R-6/95 اور R-6/94 میونسپل کارپوریشن کی حدود میں شامل ہیں جبکہ بقایا حلقہ میونسپل کمیٹی کمیر اور ضلع کونسل ساہیوال میں شامل ہے۔ چک نمبر R-6/95 اور R-6/93 میں منی ڈسپوزل سٹیشن ہیں جو کہ گورنمنٹ پالیسی پنجاب کے

مطابق پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ بنانے کے بعد ڈسپوزل کا انتظام وانصرام یوزر کمیٹی کرتی ہے۔ شکایت کی صورت میں سکر مشین کے ذریعے سیور لائن چالو کروادی جاتی ہے اور ابھی تک پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے یہ منی ڈسپوزل سٹیشن میونسپل کارپوریشن کے حوالے نہیں کئے۔

اسی طرح میونسپل کمیٹی کمیر میں ایک عدد ڈسپوزل سٹیشن ہے اور تین عدد ڈی واٹرنگ سیٹ HP/16 برائے نکاسی سیوریج لائن وفلو صحیح حالت میں موجود ہیں۔

(ب) چک نمبر R-6/95 اور R-6/93 کے منی ڈسپوزل سٹیشن پر جنریٹر نہ ہے جبکہ سکر / پیٹر انجن لگا کر سیور لائن چالو کروادی جاتی ہے۔

(ج) میونسپل کارپویشن، ساہیوال میں بیس عدد پیٹر انجن موجود ہیں۔ تمام چالو حالت میں ہیں اور ضرورت کے مطابق تیل مہیا کیا جاتا ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے بلکہ آبادی کے تناسب سے مناسب ڈسپوزل سٹیشن موجود ہیں۔

(ہ) حکومت آبادی بڑھنے کے ساتھ ساتھ ڈسپوزل سٹیشن کی تعداد بڑھانے، موٹرز، جنریٹرز اور پیٹر انجن کی تعداد بھی بڑھا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ ضلع ساہیوال سٹی اور پی پی۔222 میں کتنے سیوریج ڈسپوزل سٹیشن ہیں تو اُس کے متعلق بتادیں ضلع میں، سٹی میں اور حلقے میں کتنے ڈسپوزل سٹیشن ہیں؟

جناب سپیکر: سٹی کا پوچھ رہے ہیں یا ضلع کا پوچھ رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے تینوں پوچھے ہیں انہوں نے جواب ہی نہیں دیا۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! پی پی-222 ضلع ساہیوال میں تین عدد سیوریج کے ڈسپوزل سٹیشن ہیں چک نمبر 95/6-R میں ایک ہے، 94/6-R میں ایک ہے اور میونسپل کمیٹی کمیر میں بھی ایک ڈسپوزل سٹیشن ہے۔ وہاں پر یہ تین ڈسپوزل سٹیشن ہیں۔

**جناب سپیکر:** ارشد ملک (ایڈووکیٹ)! آپ کے سوال کا جواب آگیا اب آگے کیا کرنا ہے بتائیں؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا میرے خیال میں محکمے کو تھوڑی جلدی ہے میں نے کہا تھا ضلع میں، ساہیوال سٹی میں اور پی پی-222 میں تین پوچھے تھے؟

**جناب سپیکر:** آپ نے پوچھا تھا ساہیوال سٹی پی پی-222 ضلع میں کتنے سیوریج ڈسپوزل ہیں؟ آپ نے اپنے حلقے کے بارے میں پوچھا ہے وہ انہوں نے بتا دیا ہے۔ اپنے آپ کو پی پی-222 پر ہی confine کریں۔ مہربانی

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! ٹھیک ہے، وہ پہلے ہی confined ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے جو جواب دیا ہے کہ 95/6-R اور 94/6-R میونسپل کارپوریشن کی حدود میں شامل ہیں تو یہ محکمے کا ریکارڈ درست فرمالیں کہ یہ 89/6-R ہے اس میں ان کا ڈسپوزل ہے اور ان کو پتا ہی نہیں ہے۔

**جناب سپیکر:** انہوں نے ایسے نہیں کہا ہے۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے اور میں نے سنا ہے۔ میں اپنے ضمنی سوال کو confine کرتا ہوں یہ مجھے بتا دیں کہ اس وقت کتنے ڈسپوزل ہیں جو ورکنگ پوزیشن میں ہیں، وہاں موٹریں نصب ہیں، کام ہو رہا ہے، ان کی کیا کارکردگی ہے اور یہ کیا کر رہے ہیں؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! جو پہلے دو ڈسپوزل ہیں وہ User Committees چلا رہی ہیں۔ وہ ڈسپوزل محکمہ پبلک ہیلتھ نے لگائے تھے اور محکمہ ہاؤسنگ نے وہاں پر User Committees بنائی ہیں۔ ان سے ہمارے محکمہ کا کوئی

عمل دخل اور تعلق نہ ہے۔ البتہ میونسپل کمیٹی کمیر کا سیوریج سٹیشن پر ہم نے نکاسی کے لئے watering and dewatering setرکھے ہوئے ہیں۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے محکمے کا ریکارڈ درست کروانا چاہتا ہوں کہ کارپوریشن کا ایک ڈسپوزل 6-R/89 میں ہے اور ڈیپارٹمنٹ کو یہ پتا ہی نہیں ہے۔ دوسرے ڈسپوزلز 6-R/93اور6-R/94میں ہیں۔

جناب سپیکر! اس طرح سے ان کے تین ڈسپوزل ہیں۔ ان کی وہاں کوئی مشینری نہیں ہے، جب یہ overflow ہوتے ہیں اور جب ان کا دل کرتا ہے یہ جا کر چلا دیتے ہیں۔ وہاں پر زمینیں خراب ہو جاتی ہیں اور زمینداروں کی فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ ان کا وہاں کوئی properنظام نہیں ہے۔ میرا اس سوال کا ایکspecifically مقصد تھا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے پوچھ لیں کہ وہاں پر یہ کب تک عملدرآمد کریں گے، کب تک ان کے ملازم بیٹھیں گے، کب تک موٹر لگا دیں گے اور کب تک proper systemبنا دیں گے؟ ان کا ساہیوال کارپوریشن سٹی کا ڈسپوزل ہمارے گاؤں میں ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ وہاں پر لوکل گورنمنٹ کے نمائندے میئر اور چیئرمین ان چیزوں کو لینا چاہ رہے ہیں۔ محکمہ پبلک ہیلتھ ان کو handover کر دے گا وہ لے لیں گے۔ وہ اب ہمیں ان کو چلانے کے لئے estimateبنا کر بھیجیں کہ ان کو چلانے کے لئے کتنا خرچہ آئے گا یقیناً ہم اس فنڈ کے حوالے سے ان کی مدد کریں گے۔

**جناب سپیکر:** کیا اس کا جواب محکمہ پبلک ہیلتھ سے لیا جائے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ وہ ڈسپوزل User Committees کے حوالے کئے ہیں ابھی تک ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے نہیں کئے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ اس کو لے لے تو جب

محکمہ پبلک ہیلتھ ہمارے وہاں پر جو لوکل میئر یا ضلع کونسل اور کارپوریشن کے چیئرمین ہیں ان کے handover کر دے گا پھر وہ ہمیں estimate لگا کر بھیجیں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ وہ بجٹ ان کو مہیا کر دیا جائے۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! آپ کی direction کے مطابق میں specific اسی بات پر رہنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے ایوان میں کھڑا ہو کر یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ ڈسپوزل کسی User Committees کے حوالے نہیں ہیں۔ یہ تین ڈسپوزل ہیں اور یہ تینوں کسی User Committee کے سپرد نہیں ہیں۔ میونسپل کارپوریشن ساہیوال جب ان کا دل کرتا ہے وہاں پر اپنی موٹریں لگا کر پانی نکالتے ہیں جس سے زمینداروں کی زمینیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ ساہیوال میں سب سے زیادہ آلوؤں کا بزنس ہے وہاں پر آلو کی سب سے زیادہ فصل ہے۔ کروڑوں روپے کی فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ وہاں User Committee ہے، وہاں تو کوئی بھی User Committee نہیں ہے۔ یہ مہربانی فرمائیں اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر کے چیک کر لیں اگر میرا سوال غلط ہو گا تو۔۔۔

**جناب سپیکر:** کوئی ایسا سوال بتائیں جو آپ کا کمیٹی کے سپرد نہ ہونے والا ہو؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! یہ بہت ضروری ہے۔

**جناب سپیکر:** یہ اچھا نہیں لگتا۔ جب متعلقہ محکمہ پبلک ہیلتھ کے سوالات آئیں گے تو پھر اس کا جواب آ جائے گا۔ اصل میں یہ سوال محکمہ پبلک ہیلتھ کے متعلقہ بنتا ہے اور انہوں نے اس کا جواب دینا ہے۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! یہ تو چیئر کی مرضی ہے۔

**جناب سپیکر:** چونکہ یہ سوال محکمہ پبلک ہیلتھ سے متعلق بنتا ہے جب محکمہ پبلک ہیلتھ کے سوالات آئیں گے تو وہ اس کا جواب دیں گے لہٰذا میں اس سوال کو محکمہ پبلک ہیلتھ کو refer کرتا ہوں۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! اس کی کوئی time limit بھی کروا دیں۔

**جناب سپیکر:** اس کے لئے time limit نہیں ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال 5889 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## گجرات: سڑک از چیچیاں تا سیدھڑی کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*5889: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سڑک از چیچیاں تا سیدھڑی براستہ چھنی نکوانی ضلع گجرات کی تعمیر و مرمت کا کام جون 2014 میں مکمل ہوا جس پر تقریباً پانچ کروڑ روپے خرچ ہوئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک صرف چھ ماہ کے بعد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کی تعمیر و مرمت میں غیر معیاری مٹیریل کے استعمال کی تحقیقات ضلع گجرات کے مختلف افسران نے بھی کرنے کے بعد تصدیق کی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کی ناقص اور غیر معیاری توسیع کی بابت ڈی سی او گجرات نے ذمہ داران کے خلاف تھانہ انٹی کرپشن میں پرچہ بھی درج کروایا ہے جس کی ایف آئی آر نمبر 196/14 تھانہ رحمانیہ ہے مگر کسی ذمہ دار کے خلاف کارروائی نہ کی گئی ہے کیا حکومت ذمہ داران کے خلاف قانونی محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ سڑک از چیچیاں تا سیدھڑی براستہ چھنی نکوانی ضلع گجرات کی تعمیر و مرمت کا کام جون 2014 میں ہوا جس پر تقریباً 5 کروڑ روپے خرچ ہوئے جبکہ کام ابھی رننگ پوزیشن میں ہے۔

(ب) سڑک کی لمبائی 5.85 کلو میٹر ہے جس میں RD 10+00 سے RD 40+00 تک سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ سڑک کی کل لمبائی 5.85 کلومیٹر میں سے صرف 0.90 کلومیٹر میں خرابی ظاہر ہوئی جیسا کہ Regional Laboratory کی رپورٹ بھی تصدیق کرتی ہے۔ رپورٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لیبارٹری کی رپورٹ کے مطابق سوائے متاثرہ حصے کے باقی ساری سڑک پر معیاری مٹیریل اور اس کی thickness کا درست ہونا ثابت ہے۔ لیبارٹری کی رپورٹ کے مطابق متاثرہ حصہ سڑک میں پہلے سے موجود A-6 Soil کا ہونا ہے۔ جس کی وجہ سے سڑک خراب ہوئی۔

(د) ہاں! یہ درست ہے کہ ڈی سی او گجرات نے FIR No. 19/2015 تھانہ رحمانیہ میں درج کرائی جس کی تحقیقات انٹی کرپشن اور ریجنل لیبارٹری ہائی وے گوجرانوالہ نے مشترکہ طور پر کی۔ مزید یہ کہ لیبارٹری رپورٹ کی روشنی میں عدالت نے FIR میں نامزد افسران اور ٹھیکیدار کی ضمانت منظور کی اور گرفتار شدہ لوگوں کو رہا کر دیا۔ مزید یہ کہ اس کام کی انکوائری سیکرٹری مواصلات و تعمیرات، لاہور کے آرڈر نمبر SO.D.I(C&W)4-2/2015 مورخہ 11.03.2015 کے تحت ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کے جز (د) میں کہا ہے کہ ہاں یہ درست ہے کہ ڈی سی او گجرات نے۔۔

جناب سپیکر: اب "ڈی سی" ہو گئے ہیں "ڈی سی او" نہیں رہے اس میں سے "او" کو نکال دیں اس کو correct کیا جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس وقت "ڈی سی او" تھا اب "ڈی سی" ہو گیا ہے۔ جواب میں ہے کہ ڈی سی گجرات نے ایف آئی آر نمبر 19/2015 تھانہ رحمانیہ میں درج کرائی جس کی تحقیقات انٹی کرپشن اور ریجنل لیبارٹری ہائی وے گوجرانوالہ نے مشترکہ طور پر کی۔ مزید یہ کہ لیبارٹری رپورٹ کی روشنی میں عدالت نے ایف آئی آر میں نامزد افسران اور ٹھیکیدار کی ضمانت منظور کی اور گرفتار شدہ لوگوں کو رہا کر دیا۔ مزید یہ کہ اس کام کی انکوائری سیکرٹری مواصلات و تعمیرات لاہور کے آرڈر

نمبر آرڈر نمبر SO.D.I(C&W)4-2/2015 مورخہ 11.03.2015 کے تحت ہو رہی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ انکوائری ہو رہی ہے یا ہو گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ انکوائری ہو رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! نہیں، یہ انکوائری ختم ہو چکی ہے۔ اس میں جو تھوڑا ایریا خراب ہوا تھا اور سیکرٹری صاحب کے حکم کے مطابق کنٹریکٹر نے اس حصے کو دوبارہ تعمیر کر دیا تھا اس کی مرمت کر دی تھی۔ وہاں پر کوئی soil کی خرابی کی وجہ سے مسئلہ درپیش آیا تھا اس میں محکمہ کے افسران یا کسی اور کی غفلت نہیں تھی جس کی وجہ سے سڑک خراب ہوئی تھی۔ وہاں پر مٹی soil کا کوئی مسئلہ تھا جو لیب میں بھی ٹیسٹ کروایا گیا اس کی وجہ سے سڑک خراب ہوئی تھی۔ یہ کیس انٹی کرپشن میں pending ہے کیونکہ ملزم bail پر ہے سیکرٹری صاحب کے پاس کوئی انکوائری نہیں ہے یہ سڑک دوبارہ مرمت کر دی گئی تھی اور آفیسرز کے خلاف انکوائری بھی ختم کر دی گئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو انہوں نے annexure ساتھ دیا ہے یہ اس کو ذرا ملاحظہ کر لیں۔ اس کے آخری پیرا میں لکھا گیا ہے کہ:

> The Inquiry officer shall submit his report and recommendation to the undersigned within 6 days of the notice of inquiry in teems of section 10/6 of the Act ibid.

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ انکوائری کہاں ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ وہی انکوائری ہے جو سیکرٹری صاحب نے کی تھی جس کے اوپر decision ہو چکا ہے اور contractor نے سڑک دوبارہ تعمیر کر دی تھی۔ میں ڈیپارٹمنٹ سے اس کا جواب لے کر ہی بتا رہا ہوں یہ انکوائری مکمل ہو چکی ہے اور ای ڈی او، ڈی ڈی او کے خلاف انکوائری ختم کر دی گئی ہے۔ جب انکوائری

لگی تھی تو پہلے ان کو suspend کیا تھا لیکن اس کے بعد یہ انکوائری ختم کر دی گئی تھی اور contractor کو دوبارہ تعمیر کرنے کی ہدایت کی گئی تھی اس نے موقع پر دوبارہ سڑک کو مرمت کر دیا تھا۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ کام مکمل کر دیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ جو انہوں نے اسمبلی میں annexure پیش کیا ہے اس میں تو لکھا ہوا ہے کہ ابھی انکوائری مکمل ہی نہیں ہوئی اور ساتھ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ کیس انٹی کرپشن کے پاس چل رہا ہے۔ یہ دیکھیں کہ اس کے پہلے پیرے میں سیکرٹری صاحب نے کیا لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے تو کہا ہے کہ ان کے خلاف کارروائی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ 2015 annexure کا لگا ہوا ہے اور اب 2018 چل رہا ہے میں آج کی بات کر رہا ہوں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو آج ہمارے سامنے پیش ہو رہا ہے اس کی بات ہو گی 2015 کی بات تو نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ سڑک تعمیر کر دی گئی ہے اب اس میں اور کیا کمی ہے وہ بتا دیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ہم کہتے ہیں کہ کرپشن کو ختم کرنا ہے اور اپنی روڈ کو ٹھیک کروانا ہے۔ یہ مانتے ہیں کہ روڈ خراب ہے، انکوائری میں بھی مان رہے ہیں کہ روڈ خراب ہے اور یہ عدالتوں میں بیان بھی دے آئے ہیں۔ یہ دیکھنے والا کیس ہے اس کو کسی اتھارٹی کے پاس بھیجنا چاہئے۔ میں ان سے صرف یہ پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے اس روڈ کی ابھی سکیورٹی دے دی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! نمبر ایک جب آپ جواب کی date دیکھیں گے تو وہ 19-مارچ 2015 ہے، تو ہم نے annexure اسی وقت 2015 میں لگا کر بھیجا تھا اس لئے وہ پرانی date کا annexure ہے اور انکوائری کو دیکھیں تو محکمانہ انکوائری ختم کی گئی لیکن انٹی کرپشن میں انکوائری ابھی چل رہی ہے، عدالت میں کیس

چل رہا ہے اور اگر وہ عدالت میں ملزم قرار پاتے ہیں تو عدالت ان کو سزا دے گی۔ اب ایک ہی جرم کی تین تین جگہ پر سزا تو نہیں ہو سکتی یعنی تین طرح کی سزا نہیں ہو سکتی۔ آپ کو پتا ہے کہ کورٹ آزاد ہے اور جو بھی فیصلہ کریں گی وہ منظور ہو گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ کیس زیر سماعت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جی، یہ انٹی کرپشن میں ابھی زیر سماعت ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ اس کی رپورٹ آنے دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ محکمانہ انکوائری ان کے حق میں کر دی ہے، انکوائری تو ہے ہی ان کے خلاف، یہ پہلا پیرا ذرا پڑھ کر سنائیں۔ انکوائری تو ہے ہی ان کے خلاف، یہ کیسے انہیں چھوڑ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! ایک روڈ وہاں بنی ہے، ڈپٹی کمشنر وہاں موقع پر گیا ہے، اس نے دیکھا ہے اور سڑک ساری خراب ہے اس نے پرچہ دے دیا ہے اور پرچہ ایف آئی آر کاٹنے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ کیس عدالت میں چلا گیا ہے، یہ ساتھ ان کو فائدہ دینے کے لئے، سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کس آرڈر کے تحت یہ انکوائری کر رہا ہے؟ اس کو کمیٹی کے سپرد کریں، اگر ہم نے ایسے ہی کام کرنا ہے اور اس طرح تباہی بربادی پھیری ہے پھر تو اس کا کوئی مقصد نہیں ہے انہوں نے یہ سارا ریکارڈ اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ یہ سارے کا سارا ریکارڈ بالکل ثابت کرتا ہے کہ یہ سارے کا سارا کام غلط ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! آپ نے یہ سوال لوکل گورنمنٹ کو بھیجا تھا اور ہم نے جواب لے کر دے دیا۔ یہ زیادہ بہتر ہے کہ کمیٹی کے سپرد کرنے سے پہلے ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کو یہ سوال بھیج دے دیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہے ہیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کو یہ سوال بھیجا جائے تاکہ وہ اپنے محکمہ کے حوالے سے proper جواب دے دیں۔ ہم نے کیونکہ جواب ان سے منگوا کر دیا ہے تو اس لئے یہ تھوڑا۔۔۔

**میاں طارق محمود:** جناب سپیکر! یہ صرف بتا دیں کہ یہ سڑک کس ڈیپارٹمنٹ نے بنائی ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! یہ ڈی ای او روڈ نے اس سڑک کو بنایا تھا، ڈی ای او روڈ اس وقت مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کے under آتے تھے۔ ہمارے لوکل گورنمنٹ کے ADLG اس وقت کام کرتے تھے۔

**میاں طارق محمود:** جناب سپیکر! یہ سڑک لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ والوں نے بنائی ہے۔ میں آپ کو یہ سارے کا سارا سچ بتا رہا ہوں، یہ سارا ہی کام غلط ہے، یہ سڑک لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے بنائی ہے۔ اب سب سے پہلے سوچنے والی بات، یہ مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کے پاس جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے صحیح گزارش کی ہے، میں کبھی اس طرح کی بات نہیں کرتا، یہ بڑا دیکھنے والا معاملہ ہے کہ اگر اس طرح سے کرپشن کرکے لوگ اپنی مرضی کے لوگوں سے اپنی انکوائری رکھوا کر پھر اپنے مرضی کے فیصلے کروا کر چلے جائیں، اس سوال کو کسی کمیٹی کے سپرد کریں یا اس کو سپیشل CMIT کو بھجیں وہ اس کو دیکھے، جن جن لوگوں نے اس ٹھیکیدار کو فائدہ دیا ہے ان کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہئے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! یہ already انٹی کرپشن میں قانون کے مطابق کیس رجسٹرڈ ہے اور یہ انٹی کرپشن عدالت میں زیر سماعت ہے۔ اب ہم مزید CMIT۔۔۔

**جناب سپیکر:** جی، یہ عدالت میں زیر سماعت ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! جی، ہاں! ابھی عدالت سے کوئی فیصلہ ان کے خلاف آیا، ان کی جان چھوٹی ہے اور نہ ہی وہ پکڑے گئے ہیں اور وہ ضمانت پر ہیں۔

جناب سپیکر: اگر کیس کہیں کورٹ میں pending ہے تو پھر میاں صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ میری ذرا گزارش سن لیں، جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ تو دیکھ لیں ناں۔ ہاں یہ درست ہے کہ ڈی سی او گجرات نے ایف آئی آر نمبر 19/2015 تھانہ رحمانیہ میں درج کرائی جس کی تحقیقات انٹی کرپشن اور ریجنل لیبارٹری ہائی وے گوجرانوالہ نے مشترکہ طور پر کی۔

جناب سپیکر! مزید یہ کہ لیبارٹری رپورٹ کی روشنی میں عدالت نے ایف آئی آر میں نامزد افسران اور ٹھیکیدار کی ضمانت منظور کی، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ دیکھنے والا کیس ہے۔ آگے مزید یہ کہ اس کام کی انکوائری سیکرٹری مواصلات وتعمیرات، لاہور کے آرڈر نمبر SODI(C&W)4-2/2015 مورخہ 11.03.2015 کے تحت ہو رہی ہے۔ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات نے انہیں گنہگار لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں تو آپ کو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ دیکھنے والا معاملہ ہے آگے آپ کی مرضی، فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ یہ تو آپ کے سامنے سارے کا سارا کیس موجود ہے۔ اگر اس طرح کے حالات ہوں تو پھر کون اس کا جوابدہ ہو گا؟ انہیں ماننا چاہئے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو مواصلات و تعمیرات کی کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دوماہ میں ایوان میں پیش کی جائے۔

جی، اگلا نمبر 6658 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی request آئی ہے لہٰذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ میاں صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 7072 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## گجرات: عطا محمد روڈ ڈنگہ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*7072: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عطا محمد روڈ ڈنگہ ضلع گجرات کی تعمیر کے لئے 65 لاکھ کا ٹینڈر دیا گیا ہے جس کے کھلنے کی آخری تاریخ 7۔ستمبر 2015 تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹینڈر 7۔ستمبر 2015 کو کھولنے سے قبل ہی ایک ٹھیکیدار کے ذریعہ 30۔اگست 2015 کو تعمیر شروع کروادی؟

(ج) ٹینڈر سے قبل سڑک کی تعمیر کیسے شروع کی گئی اس کا ذمہ دار کون کون آفیسر ہے؟

(د) کیا حکومت اس کی تحقیقات CMIT کی انجینئرنگ ونگ سے کروانے، ذمہ داران ملازمین اور ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) سڑک ہذا کا ٹینڈر مورخہ 18.08.2015 کو روزنامہ دنیا میں شائع ہوا جو تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے جس میں ٹینڈر لینے اور کھولنے کے لئے مورخہ 09.09.2015 دوپہر 12:00 بجے کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔

(ب) اگرچہ سکیم ہذا کے ٹینڈر مورخہ 09.09.2015 کو ہو چکے ہیں مگر الیکشن کمیشن آف پاکستان کی پابندی برائے لوکل گورنمنٹ الیکشن تاحال موقع پر کسی قسم کی تعمیر کا کام شروع نہ کروایا گیا ہے۔

(ج) جیسا کے اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ابھی تک ٹینڈر ہونے سے پہلے اور ٹینڈر ہونے کے بعد سڑک کی تعمیر شروع کی گئی اور نہ ہی اس کا کوئی ذمہ دار ہے۔

(د) سڑک کی تعمیر ہی نہیں شروع ہوئی تو تحقیقات کیسی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال کی جز (د) میں یہ کہتے ہیں کہ سڑک کی تعمیر ہی نہیں شروع ہوئی تو تحقیقات کیسی تو میرا ان سے یہ سوال ہے کہ اب سڑک بن گئی ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر!جی،اب سڑک بن چکی ہے۔

**جناب سپیکر:** چلیں،جی۔اس سوال کو dispose of کر لیتے ہیں،اب کیا ضرورت ہے؟

**میاں طارق محمود:** جناب سپیکر!نہیں،میں نے یہ ضمنی سوال کیا ہے کہ یہ سڑک بنی ہے یا نہیں بنی؟

**جناب سپیکر:** جی،انہوں نے سڑک بنا دی۔وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے سڑک بنا دی ہے۔اب آپ اس بات کو چھوڑیں۔

**میاں طارق محمود:** جناب سپیکر!اچھا ٹھیک ہے۔

**جناب سپیکر:** جی،مہربانی۔اگلا سوال نمبر8048چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے---موجود نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر8134جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے---موجود نہیں ہیں۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ)کا ہے۔جی،ملک صاحب!

**جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر!سوال نمبر8189ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## تحصیل میونسپل آفیسر / تحصیل آفیسرز(ریگولیشن)کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*8189:**جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ریکوزیشن پر تحصیل مونسپل آفیسر(TMO)BS-17اور تحصیل آفیسرز(ریگولیشن)T.O(R)BS-17 کی60سے زائد اسامیوں کے لئے ڈیڑھ سال قبل2015بھرتی کا اشتہار دیا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی اس بھرتی کے لئے تعلیمی قابلیت بی اے/بی ایس سی اور فیس400روپے مقرر کی گئی اور پنجاب بھر سے تقریباً ایک لاکھ

امیدواروں نے درخواستیں جمع کروائیں جس سے چار کروڑ روپے فیس کی مد میں موصول ہوئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تا حال ان اسامیوں پر بھرتی مکمل نہ ہو سکی ہے کوئی امتحان / انٹرویو نہیں کیا گیا ہے اور وہ اسامیاں محکمہ ہذا نے واپس withdraw کر لی ہیں؟ جبکہ چار کروڑ روپے فیس گورنمنٹ کے پاس جمع ہے اور طلباء میں بے چینی واضطراب پایا جاتا ہے رقم کی واپسی کے لئے حکومتی پالیسی بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ریکوزیشن پر تحصیل میونسپل BS-17(TMO) اور تحصیل آفیسرز (ریگولیشن) TO(R)BS-17 کی 71 اسامیوں کے لئے بھرتی کا اشتہار بتاریخ 17-05-2015 کو دیا تھا۔

(ب) یہ درست ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے اس بھرتی کے لئے تعلیمی قابلیت بی اے / بی ایس سی اور فیس 400 روپے مقرر کر کے پنجاب بھر سے درخواستیں وصول کیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ گزشتہ سال پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ان اسامیوں پر بھرتی بوجہ سیلاب ملتوی کرنے کا کہا گیا۔ بعد ازاں پنجاب پبلک سروس کمیشن نے محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ریکوزیشن کو واپس بھجوا دیا جبکہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے امیدواران سے وصول کردہ فیس واپس کرنے کا نوٹس بتاریخ 28-10-2016 شائع کر دیا گیا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ نے تحصیل مونسپل آفیسر BS-17(TMO) اور تحصیل آفیسرز (ریگولیشن) T.O(R) BS-17 کے کتنے لوگوں کی ریکوزیشن دی تھی اور ان پر کیا بھرتی ہو چکی ہے، کتنے لوگوں کی بھرتی ہو چکی ہے اس کا کیا status ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! یہ جو اسامیاں تھی وہ ختم کر دی گئی تھیں کیونکہ نیا نظام آ گیا تھا۔ جب یہ پہلے بھرتی کرنے لگے تو سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور TMS کا نظام موجود تھا لیکن جب نیا ایکٹ آ گیا تو پھر ان کی ضرورت نہ رہی اور ان کو ختم کر دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، یہ اسامیاں ختم کر دی گئی ہیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! جی، ہاں! یہ بھرتی ختم کر دی گئی تھی، یہ بھرتی نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے یہ بھرتی ختم کر دی ہے۔ اب بتاؤ؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ (ب) جز میں پوچھا گیا تھا کہ کتنے امیدواروں نے apply کیا؟

جناب سپیکر: جب بھرتی کی نہیں تو اب اس کا کیا کرنا ہے؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! جی، میں اسی طرف آ رہا ہوں، کتنے candidates نے apply کیا، اس کی فیس -/400 روپے تھی۔ اب کتنی amount ان کے پاس جمع ہوئی اور آج اس amount کیا status ہے؟ جن امیدواروں نے اپنی جیب خرچ سے پیسے جمع کروائے، وہ کتنے پیسے ہیں، کس ہیڈ میں پڑے ہیں اور یہ ان پیسوں کا کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے پہلے لکھا ہو گا کہ وہ پیسے forfeit ہو جائیں گے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! جتنے بھی candidates تھے جنہوں نے اس میں apply کیا تھا تو جب یہ اسامیاں ختم ہوئی تو پنجاب پبلک سروس کمیشن نے دوبارہ اخبار میں اشتہار دیا تھا اور تمام لوگوں کو فیس واپس کر دی تھی۔ جو انہوں نے -/400 روپیہ per head فیس دی تھی وہ واپس کر دی گئی تھی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بات کا یہ جواب آگیا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے اشتہار دیا ہے کہ آپ یہ پیسے واپس لے لیں اور ہمیں یہ ساتھ annexure دیا ہے۔ میں نے پوچھا یہ ہے کہ کتنے candidates تھے، کتنی amount جمع ہوئی، کتنی اور کس طریقے سے refund ہوئی؟ میں نے سوال میں یہ پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: کتنے candidates تھے، کتنے پیسے جمع ہوئے، کتنے ان میں سے واپس ہوئے اور کتنے بقایا ہیں؟ وہ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم نے یہ جواب پبلک سروس کمیشن سے لے کر دیا ہے، یہ تو ہم بھرتی کر ہی نہیں رہے تھے، جب issue آیا تو اس میں جو ad تھا وہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے دیا گیا اور جو امیدوار تھے تو ان کو پبلک سروس کمیشن والوں نے فیس واپس کی، وہ اصل رسید اور اپنا شناختی کارڈ ساتھ لے کر جاتے تھے تو ان کو وہاں پر فیس واپس کر دی جاتی تھی۔ اگر کوئی مسئلہ ہے تو میں ان کو نمبر دے دیتا ہوں، یہ اگر سمجھتے ہیں کہ کسی جگہ پر کوئی مسئلہ آرہا ہے تو میرے پاس ان کا فون نمبر موجود ہے۔ میں ارشد ملک صاحب کو دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ دیکھیں! بھئی کچھ خیال کریں۔ وہ بات آپ کی مکمل ہوگئی ہے۔ اب آپ اس میں مزید کیا کریں گے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کا حکم ہے تو میں نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں issue صرف یہ ہے، اگر آپ مناسب سمجھیں۔

جناب سپیکر: اب میں آگے جا چکا ہوں۔ شکریہ۔ سوال نمبر 8209 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، ان کی request کے مطابق اس سوال کو pending کر لیا جائے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 8435 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## لاہور: گوالمنڈی اور کچا نسبت روڈ سے تجاوزات کے خاتمے سے متعلقہ تفصیلات

*8435: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کچا نسبت روڈ گوالمنڈی گلی نمبر 107، 111 پر تجاوزات کی بھرمار ہے جس کی وجہ سے ٹریفک بلاک رہتی ہے پیدل گزرنا دشوار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تجاوزات کے خاتمہ کے لئے متعدد بار انتظامیہ کو درخواستیں بھی دی گئیں لیکن مسئلہ حل نہ ہوا؟

(ج) کیا حکومت وزیر اعلیٰ کے وژن کے مطابق عوامی فلاح میں مذکورہ گلیوں سے ناجائز تجاوزات ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) انکروچمنٹ کے شیڈول کے مطابق گوالمنڈی (کچا نسبت روڈ) سے ہفتہ میں کم سے کم ایک بار تجاوزات کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ مزید آئندہ بھی یہاں سے تجاوزات دور کرنے کے لئے کارروائی جاری رکھی جائے گی۔

(ب) اگر رہائشی علاقوں میں بھی تجاوزات پائی جائیں یا کوئی شکایت موصول ہو تو زون انتظامیہ فوری طور پر اس کا ازالہ کرتی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا علاقوں میں آئندہ بھی شیڈول کے مطابق عملہ تہہ بازاری تجاوزات کے ازالہ کے لئے بھرپور اقدامات کرتی رہے گی تا کہ عوام الناس کے مسائل بابت تجاوزات ختم کئے جا سکیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا جو پہلا سوال تھا اس میں مجھے جو جواب دیا گیا ہے کہ "انکروچمنٹ کے شیڈول کے مطابق گوالمنڈی سے ہفتہ میں کم از کم ایک بار تجاوزات کا ازالہ کیا جاتا ہے"۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ہفتہ میں ایک بار کیوں یہ انکروچمنٹ ختم ہوتی ہے، ایک ہی دفعہ ایسا کیوں نہیں ہو رہا، یہ بار بار ان کو کیوں ضرورت پیش آ رہی ہے کہ ہر ہفتہ ان کو انکروچمنٹ وہاں سے ہٹانی پڑتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ چونکہ عارضی انکروچمنٹس ہوتی ہیں اس لئے بار بار ان کے خلاف کارروائی کرنی پڑتی ہے۔ یہاں پر کوئی ریڑھی بان ہوتا ہے، کوئی بیچارہ سامان بیچنے کے لئے ٹوکری رکھ کر بیٹھا ہوتا ہے، کسی نے پھٹا لگایا ہوتا ہے تو یہ عارضی قسم کی انکروچمنٹس ہوتی ہیں، ان کو ہٹا دیا جاتا ہے اور اس کے بعد معمولی fine کیا جاتا ہے یا پھر ان کو وارننگ دے کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ زیادہ تر یہ غریب لوگ ہوتے ہیں جو وہاں پر چھوٹی چھوٹی چیزیں لگا کر بیٹھتے ہیں لیکن ان کے خلاف کارروائی بار بار کی جاتی ہے اور monthly basis پر ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ابھی کچھ دیر پہلے انہوں نے میرے ایک سوال کے جواب میں on the Floor of the House کہا تھا کہ لاہور کی سڑکیں، لاہور کی گلیاں اس طرح ہو چکی ہیں، اس طرح ہو چکی ہیں، لکشمی چوک ہے، اندرون لاہور ہے جہاں کے متعلق میں نے سوال کیا ہے، specifically دو گلیاں ہیں جن کے متعلق میں نے اس لئے سوال کیا تھا کہ مجھے اتفاق سے وہاں جانا پڑ گیا، وہاں کے جو حالات ہیں، بے شک یہ یہاں پر دعوے کر لیں کہ جی، ایسے ہے اور ویسے ہے اور ہم ہر ہفتہ وہاں سے

انکروچمنٹس ہٹاتے ہیں، حالت تو یہ ہے کہ اس گلی میں جانے کے لئے گاڑی تو بہت دور کی بات ہے، اندر موٹر سائیکل بھی نہیں جاتے ہیں۔ وہاں پر اس قدر انکروچمنٹ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ وہاں سے ہر ہفتہ ریڑھیاں وغیرہ ہٹاتے ہیں، وہاں تو باقاعدہ تھڑے بنے ہوئے ہیں، وہاں پر تو باقاعدہ ایڈورٹائز کے ان کے بورڈز پڑے ہوئے ہیں۔ وہاں پر عجیب وغریب حالات ہیں، پتا نہیں شاید یہ محکمہ یہاں پر بیٹھ کر خود ہی جواب لکھ لیتا ہے، خود ہی انہیں پتا چل جاتا ہے کہ وہاں ایسے ہو رہا ہے، ویسے ہو رہا ہے، اصل میں ہر ہفتہ جیسا کہ یہ فرما رہے ہیں تو ان کی یہ ناکامی نہیں تو اور کیا ہے کہ ایک غریب آدمی کے لئے تھوڑا سا پیسا دینا بھی جو ہے وہ مشکل ہو جاتا ہے تو یہ اگر fine کرتے ہیں تو پھر مڑ مڑ کر وہاں پر کیسے یہ کام ہو رہے ہیں، یہ مجھے جواب دے دیں کہ کیسی یہ معصومیت ہے کہ جی، ہر ہفتہ وہاں جا کر ہم انکروچمنٹ ہٹاتے ہیں، یہ کیسی انکروچمنٹس ہیں جو ہٹ ہی نہیں رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! انکروچمنٹ کے حوالے سے میں نے خود اس کی نگرانی کی تھی اور خصوصی طور پر ان گلیوں کے لئے میں نے ہدایت کی تھی، پھر وہاں پر انہوں نے کارروائی کرتے ہوئے نہ صرف مجھے pictures بنا کر بھیجیں بلکہ وہاں پر جو گاڑیوں کی چابیاں بنانے والے تھے، تالے بنانے والے اور اس طرح کے جو حجام بیٹھے ہوئے تھے، مختلف دکانداروں نے بورڈز رکھے ہوئے تھے ان کو اٹھایا، ان کی pictures بنائی گئیں۔ یہ ایک تو مسلسل کارروائی کرنے سے اس میں کمی آتی ہے، ہم نے جب فیروز پور روڈ ماڈل روڈ declare کی تھی تو اس وقت وہاں پر ہمیں تقریباً 8 سے 9 مہینے لگ گئے تھے اور مسلسل کارروائی کے بعد اب وہاں پر جو پبلک ہے ان کا ایک ذہن بن گیا ہے کہ ہم نے انکروچمنٹ نہیں کرنی اور وہاں پر اب انکروچمنٹ نہیں ہے۔ ہم لاہور میں ہر جگہ کارروائی کر رہے ہیں۔ پوری دنیا میں بہت زیادہ جگہوں پر، کئی شہروں کو آپ net پر چیک کر لیں، لندن میں بھی ابھی ہے کہ کارپوریشن والے آتے ہیں تو لوگ فٹ پاتھ سے سامان اٹھا کر بھاگتے ہیں تو یہ بڑے بڑے ترقی یافتہ ممالک میں بھی ایسے ہی ہوتا ہے۔ لاہور شہر میں ریڑھی کلچر کو ختم کرنے کے لئے خادم اعلیٰ پنجاب نے جو ماڈل بازار بنائے ہیں ان میں سے رائیونڈ میں ماڈل بازار بنا ہے، سبزہ زار میں بنا ہے، گرین ٹاؤن میں بنا ہے، چائنا سکیم میں بنا ہے، ٹھوکر نیاز بیگ میں

بنا ہے تو ہم لاہور شہر میں ماڈل بازار بنا رہے ہیں۔ ہم ان ریڑھی والوں کو وہاں ماڈل بازار میں شفٹ کرتے ہیں، اس کے علاوہ ہمیں جہاں پر پی ایچ اے کے قریب کھلا ایریا ملتا ہے وہاں پر ہم نے مختلف این جی اوز کے ساتھ مل کر ماڈل ریڑھیاں بنا کر ان کو مفت دی ہیں تاکہ یہ کسی طرح اس میں آ جائیں، کارروائی بھی ہم جاری رکھتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ ہم ان کے روزگار کا بھی خیال رکھتے ہیں اور ایک بہتر جگہ بھی جہاں پر پارکنگ کا انتظام ہو وہ بھی دی جاتی ہے۔ شکریہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اوّل تو میں نے یہ سوال پوچھا ہی نہیں ہے کہ ریڑھیاں دے رہے ہیں یا نہیں دے رہے ہیں، اب میں کیا کہوں؟

جناب سپیکر: یہ اچھا کر رہے ہیں یا برا کر رہے ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اچھی بات ہے لیکن ان کو پھر کوئی جگہ بھی دیں جہاں وہ ریڑھیاں کھڑی کریں، یہ تو نہیں ہے کہ رستہ ہی بند کر دیں۔ ابھی دیکھیں انہوں نے اتنی باتیں کی ہیں اس میں ایک دفعہ بھی انہوں نے مجھے اس بات کا جواب نہیں دیا کہ یہ انکروچمنٹ ختم کرنے میں کیوں کامیاب نہیں ہو رہے، یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ ہم یہ بھی کر رہے ہیں، ہم وہ بھی کر رہے ہیں۔ میری یہاں اسمبلی کے پیچھے جہاں پر ریذیڈنس ہے وہاں کی سڑک پر جا کر آپ حالات دیکھ لیں، انہوں نے تو آگے دعویٰ کیا ہے کہ لاہور میں جدھر چلے جائیں وہاں پر آپ کو اس طرح نظر آئے گا کہ صاف ستھرا لاہور، سڑکیں ایسی ہیں کہ وہاں پر کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو یا تو وہ سوچ سمجھ کر بولیں یا پھر لاہور میں یہ رہتے نہیں ہیں یا یہ اپنے گھر سے ہی نہیں نکلتے، انہیں پتا ہی نہیں ہے کہ لاہور میں کیا ہو رہا ہے۔ میں جو باہر سے آئی ہوں مجھے پتا ہے کہ لاہور میں کیا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ کافی محنت کر رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کافی محنت کر رہے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 8678 چودھری غلام مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی اس وقت تک pending کرتے ہیں، اگر ان کا نمبر آ گیا تو لے لیں گے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8681 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## لاہور میں فائر بریگیڈ کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

* 8681: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں فائر بریگیڈ کے ملازمین کی کتنی اسامیاں خالی ہیں مکمل تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) 2013 سے لے کر آج تک کتنے افراد کو فائر بریگیڈ میں بھرتی کیا گیا سال وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) لاہور فائر بریگیڈ کے پاس اسامیوں کی تعداد 261 ہے جن میں 233 سیٹیں filled ہیں اور 28 سیٹیں خالی ہیں۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 2007 سے لے کر 2013 تک میٹرو پولیٹن کارپوریشن میں کوئی اہلکار بھرتی نہ ہوا ہے کیونکہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نے 2007 سے نئی بھرتی پر بین لگایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس کے اندر میں نے فائر بریگیڈ کے ملازمین کی اسامیاں پوچھی تھیں۔ جز (الف) میں انہوں نے بتایا ہے کہ یہ 233 سیٹیں ہیں۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ایک سٹیشن کے اوپر کتنے لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے، جس طرح انہوں نے دیا ہے کہ سینٹری ورکرز جو ہیں وہ اس وقت صرف چار employed ہیں تو میرا خیال ہے کہ فائر سٹیشنز کی تعداد زیادہ ہے تو یہ کچھ ذرا مجھے distribution بتا دیں کہ انہوں نے اپنے 233 ملازمین کو لاہور شہر میں کس طرح distribute کیا ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جناب سپیکر! ہم نے جو annexure ہے اس میں جو ملازمین ہیں ان کی تعداد لکھی ہے۔

فائر بریگیڈ کا جو بنیادی کام ہے، یہ اب ریسکیو 1122 کے سپرد کر دیا گیا ہے اور وہ محکمہ داخلہ کے تحت آتا ہے۔ لوکل گورنمنٹ کا لاہور اور پنجاب میں جو set up ہے وہ dying cadre ہے اس میں سے ہمارے جو ملازمین ہیں جیسے جیسے وہ وقت کے ساتھ ساتھ ریٹائرڈ ہو رہے ہیں ویسے ویسے ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ ختم کر دیا گیا ہے اس لئے اس میں نئی بھرتی نہیں کی جا رہی۔ ہاں جو ہماری فنکشنل گاڑیاں ہیں، جہاں ضرورت ہوتی ہے اور جو سٹاف موجود ہے وہ وہاں پر پہنچتا ہے، گاڑیاں بھی جاتی ہیں، ہم گاڑیوں کو maintain بھی کرتے ہیں اور گاڑیاں آگ بجھانے کا کام بھی کر رہی ہیں۔ ہیلپ لائن بھی ہماری چلتی ہے لیکن اس میں مزید بھرتیاں نہیں کی جا رہیں جس کی وجہ سے جو عملہ ہے وہ short ہے۔ وہاں پر جو لوکل LWMC ہے ان سے مدد لی جاتی ہے، لوکل یونین کونسلز سے صفائی کے حوالے سے مدد لی جاتی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ یہ 233 لوگ جو اس وقت موجود ہیں اور ان کے لئے جیسا کہ انہوں نے آگے بتایا کہ ایک کروڑ روپے کا فنڈ بھی رکھا گیا ہے، یہ 233 لوگ کیا کام انجام دے رہے ہیں جبکہ انہوں نے خود ہی بتا دیا ہے کہ فائر بریگیڈ کا کام جو ہے یہ ریسکیو 1122 کو دے دیا گیا ہے تو پھر یہ 233 لوگ کیا کر رہے ہیں جو عوامی خزانے کے اوپر ایک expense ہے، یہ پھر 233 لوگ کیا کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! لاہور شہر ہو یا گوجرانوالہ ہو، جہاں بھی آگ لگتی ہے یہ ایک کروڑ روپیہ ہم نے فائر بریگیڈ کی جو گاڑیاں فنکشنل ہیں ان کی مرمت کے لئے رکھا ہے، ان کو فنکشنل حالت میں رکھنے کے لئے ان کے آلات کو خریدنے کے لئے، سلنڈرز کے لئے، گیس فلنگ کے لئے رکھا ہے۔ ابھی بھی میں آپ کے علم میں لانا چاہوں گا کہ جنوری کے مہینہ میں کل تقریباً 27 جگہوں پر ہماری جو فائر بریگیڈ ہے وہ گئی ہے کہ جہاں سے بھی اطلاع آئی کہ وہاں پر آگ لگ چکی ہے۔ اس میں سے دو بڑے حادثات تھے جن میں لوگ بھی زخمی ہوئے۔ ہماری فائر بریگیڈ کا سارا عملہ ڈیوٹی پر حاضر ہوتا ہے اور ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے۔ وہ فارغ بیٹھ کر تنخواہ نہیں لے رہا اور جب تک وہ ریٹائر نہیں ہوتے کام کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ آخری ضمنی سوال کر لیں۔

**ڈاکٹر نوشین حامد:** جناب سپیکر! شکریہ۔ چونکہ اگلا سوال بھی اسی سے related ہے اور فائر بریگیڈ کا ہی ہے اس لئے میں وہ سوال take up کر لیتی ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔

**ڈاکٹر نوشین حامد:** جناب سپیکر! سوال نمبر 8682 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## لاہور میں فائر بریگیڈ کی گاڑیوں اور فائر سٹیشن سے متعلقہ تفصیلات

*8682: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنے فائر بریگیڈ سٹیشن کہاں کہاں واقع ہیں تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ فائر بریگیڈ سٹیشنوں پر آگ بجھانے والی کتنی گاڑیاں ہیں ہر سٹیشن میں گاڑیوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد بیان فرمائیں؟

(ج) لاہور میں آگ بجھانے والی کتنی گاڑیاں خراب حالت اور کتنی چالو حالت میں ہیں۔ تعداد بیان فرمائی جائے؟

(د) آگ بجھانے والی خراب گاڑیوں کے لئے موجودہ مالی سال میں کتنا فنڈ رکھا گیا ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):**

(الف) لاہور میں 12 فائر سٹیشن موجود ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور فائر بریگیڈ کے پاس اس وقت 15 گاڑیاں ہیں اور ہر فائر سٹیشن پر ایک گاڑی ڈیوٹی سرانجام دیتی ہے۔

(ج) لاہور فائر بریگیڈ کے پاس اس وقت 15 گاڑیاں ہیں جن میں 12 گاڑیاں حادثات کے قابل ہیں اور باقی تین عدد گاڑیاں خراب حالت میں ہیں اور ہر فائر سٹیشن پر ایک گاڑی ڈیوٹی سرانجام دیتی ہے جبکہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ خراب گاڑیوں کو دُرست کروایا جائے۔

(د) مالی سال18-2017میں فائر بریگیڈ15 گاڑیوں کے لئے سالانہ ایک کروڑ کا فنڈ رکھا گیا ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**ڈاکٹر نوشین حامد:** جناب سپیکر!ان سے پوچھا گیا تھا کہ لاہور میں کتنے فائر بریگیڈ سٹیشن ہیں انہوں نے جواب دیا ہے کہ12 فائر سٹیشن موجود ہیں اور انہوں نے جگہوں کی لسٹ بھی مہیا کی ہے۔ میں اتفاق سے اگلے سوال بھی دیکھ رہی تھی تو اسی سلسلے میں ایک اور سوال پوچھا گیا ہے۔ میرے سوال کے جواب کی وصولی 13۔فروری 2018 کو ہوئی ہے اوراس سوال کے جواب کی وصولی12۔فروری ہے۔ اس میں جواب دیا گیا ہے کہ12 فائر سٹیشن ہیں اور اس سوال میں جواب دیا گیا ہے کہ14 فائر سٹیشن ہیں۔ اگر ان کو خود نہیں پتا کہ اس وقت لاہور میں کتنے فائر سٹیشن ہیں تو کام آگے کیسے چلے گا؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! یہ 12 ہی فائر سٹیشن ہیں۔ میری بہن جسannexureکا ذکر کر رہی ہیں اس میں گاڑیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں ٹاؤن ہال میں موجود پہلے دوسرے اور تیسرے سنٹرل فائر سیٹشن پر گاڑیاں کھڑی ہیں۔ ٹاؤن ہال میں ایک ہی سٹیشن ہے لیکن گاڑیوں کی تفصیل زیادہ دی گئی ہے چونکہ ہمارے پاس جو گاڑیاں ہیں ہم نے انہیںstation wise تقسیم کیا ہے۔ پہلے میں سنٹرل فائر سیٹشن ہے ہم نے اس کی جگہ نہیں لکھی لیکن یہ ٹاؤن ہال والا سٹیشن ہے۔ باقی فائر سٹیشن کینٹ، مصطفیٰ آباد جگہ کے نام لکھے ہیں۔ جس فائر سٹیشن کے ساتھ جگہ کا نام نہیں لکھا گیا وہ سنٹرل فائر سٹیشن ٹاؤن ہال ہے۔

**ڈاکٹر نوشین حامد:** جناب سپیکر! اسیquestion listکے صفحہ نمبر30 پر لکھا ہے کہ لاہور میں فائر بریگیڈ کے14 سٹیشن ہیں اوران14سٹیشنوں کے نام بھی بتائے گئے ہیں لیکن انہوں نے مجھے جو annexureدیا ہے وہ اس سےdifferentہے۔ پھر انہوں نے کہا ہے کہ ان کے پاس پندرہ گاڑیاں ہیں جن میں سے تین گاڑیاں خراب ہیں اور بارہ گاڑیاں چالو حالت میں ہیں یعنی ہر سٹیشن کے پاس ایک ایک گاڑی ہے۔

جناب سپیکر! میں تو صرف یہ پوچھ رہی ہوں کہ سوال کے جواب میں تضاد کیوں ہے، کہیں پر چودہ لکھا ہے اور کہیں پر بارہ لکھا ہے اور پھر یہ کہہ رہے ہیں کہ صرف بارہ گاڑیاں اس قابل ہیں پھر چودہ سٹیشنوں پر بارہ گاڑیاں کس طرح پوری آتی ہیں اور یہ ان کا اپنا تضاد ہے، مجھے صرف یہ بتادیں کہ right answer صفحہ 17 پر ہے یا صفحہ نمبر 20 پر ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! ہمارا ایک فائر سٹیشن اورنج لائن ٹرین میں آگیا تھا اور وہ ختم ہو گیا تھا۔ میرے خیال میں میری بہن اس کا ذکر کر رہی ہیں لیکن اب بارہ فائر سٹیشن ہیں۔

**محترمہ فائزہ احمد ملک:** جناب سپیکر! ہم ذکر نہیں کر رہے۔

**ڈاکٹر نوشین حامد:** جناب سپیکر! آپ اس چیز کا تھوڑا نوٹس لیں کہ ڈیپارٹمنٹ ایک ہی دن میں دو مختلف جواب دے رہا ہے۔

**جناب سپیکر:** یہ کسی اور تاریخ کا ہے۔

**ڈاکٹر نوشین حامد:** جناب سپیکر! ایک کی تاریخ وصولی 12۔ فروری ہے اور دوسرے کی 13۔فروری ہے۔ اگر ایک دن میں دو فائر سٹیشن غائب ہو گئے ہیں تو پھر الگ بات ہے۔

**قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید):** جناب سپیکر! جنگل کے بادشاہ ہیں جیسے مرضی کریں۔

**جناب سپیکر:** پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جواب غلط آرہا ہے۔ اب اس کا کیا کریں؟

**محترمہ راحیلہ انور:** جناب سپیکر! یہ سوال کمیٹی کے سپرد کریں۔

**جناب سپیکر:** ذرا ان کو دیکھ لینے دیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! میں نے latest تعداد 12 بتائی ہے۔ ہم وقفہ سوالات کے دن سے پہلے اسمبلی میں latest

statusدے سکتے ہیں اس لئے ہم نےfresh statusدیا ہے کہ ہمارا ایک فائر سٹیشن ختم ہو گیا ہے اور اب فائر سٹیشن کی تعداد 12 ہے۔ آپ تاریخ دیکھیں کہ 13۔ فروری2018ہے۔ میںfresh statusبتا رہا ہوں کہ اب فائر سٹیشن12ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر !میرے خیال میں 12 اور 13۔ فروری میں کوئی فرق نہیں ہے۔ پھر بھی یہ ایک سٹیشن ختم ہونے کا بتا رہے ہیں اگر ایسا ہے تو پھر ان کی تعداد 13 ہونی چاہئے لیکن ادھر 12 لکھے ہوئے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر !اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر !میری بہن جو لسٹ پڑھ رہی ہیں وہ نمبر شار ہے سنٹرل فائر سٹیشن ایک پھر فائر سٹیشن دو پھر فائر سٹیشن تین اس کے بعد چوتھا کینٹ فائر سٹیشن ہے پانچواں مصطفیٰ آباد فائر سٹیشن ہے پھر بادامی باغ فائر سٹیشن۔ پہلے تین فائر سٹیشن ٹاؤن ہال کے ہیں اور وہ ایک ہی سٹیشن ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر !میرے خیال میں جو لسٹ میرے پاس ہے وہ مختلف ہے اس کے مطابق سنٹرل فائر سٹیشن جناح ہال دوسرا سٹی فائر سٹیشن پانی والا تالاب ہے، تیسرا کو ئنز روڈ ہے۔ میرے خیال میں پانی والا تالاب اور کو ئنز روڈ جناح ہال سے بہت دور ہے اور یہ ایک سٹیشن تو نہیں ہو سکتا؟ اسی طرح شاہدرہ فائر سٹیشن ہے، ٹمبر مارکیٹ فائر سٹیشن ہے، کینٹ فائر سٹیشن ہے، فیروز پور روڈ فائر سٹیشن ہے، بند روڈ فائر سٹیشن ہے، بادامی باغ فائر سٹیشن ہے، شاہ محمد غوث فائر سٹیشن ہے، شاد باغ فائر سٹیشن ہے، مصطفیٰ آباد فائر سٹیشن ہے۔ جو لسٹ میرے پاس ہے یہ بالکل مختلف ہے اور یہ کوئی بھی ایک دوسرے کے قریب نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر !یہ کوئیmisprintingکا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کو اسے check کرنا چاہئے آپ کے جواب مختلف ہوتے ہیں۔ آپ نے یہاں کچھ جواب دیا ہے اور اگلے سوال میں کچھ اور دیا ہے۔ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور جو ذمہ دار ہو گا جو غلط نکلے گا اسے اپنی ذمہ داری قبول کرنی چاہئے کمیٹی ایک ماہ کے اندر رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔ اگلا سوال محترمہ نجمہ بیگم کا ہے۔

Sorry, Question Hour is over now.

**پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):** جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے آپ کا نام پکارا تھا لیکن آپ موجود نہیں تھے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ نے میرا سوال pending کیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، میں نے اس لئے سوال pending کیا تھا کہ اگر آپ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا لیکن اب وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

### ضلع اوکاڑہ: بصیر پور تا محمد نگر روڈ براستہ کوٹ شیر خان کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*3252: چودھری افتخار احمد چھچھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور تا محمد نگر روڈ براستہ کوٹ شیر خان ضلع اوکاڑہ فیض آباد عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک جب سے بنی ہے اس کی تعمیر و مرمت نہ کی گئی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو کشادہ کرنے اور اس کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) ہاں! یہ بھی درست ہے کہ سڑک جب سے بنی ہے اس کی تعمیر و مرمت نہ کی گئی ہے۔

(ج) حکومت اس سڑک کو کشادہ کرنے اور اس کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔ سڑک مذکورہ کی دوبارہ بحالی کے لئے مبلغ 23.230 ملین روپے اور سڑک کو کشادہ کرنے کے لئے مبلغ 96.300 ملین روپے درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر سڑک کی کشادگی و تعمیر و مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

## فائر فائیٹنگ کی بہتری سے متعلقہ تفصیلات

*5223: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دنیا بھر میں فائر فائیٹنگ کا اہم شعبہ جدید مشینری اور بدلتی ہوئی شہری ضروریات کی بناء پر ایک بہت بڑی تبدیلی حاصل کر چکا ہے؟

(ب) کیا پنجاب میں مختلف قسم کی انڈسٹری اور بدلتی ہوئی Sky line کی بناء پر اس محکمہ کی تشکیل نو جدید مشینری ایلیٹ فورس کی طرح جدید طریقہ سے تربیت یافتہ اور صحت کے لحاظ سے فٹ ضروری ہے؟

(ج) مشینری کے حصول کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور بڑے شہروں کے لئے کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

(د) عملہ میں فائر مین کی بھرتی اور ٹریننگ کا کیا بندوبست ہے، فزیکل فٹنس کیسے برقرار رکھی جاتی ہے اور ہیڈ فائر مین یا انچارج فائر بریگیڈ بننے کے لئے کیا کوئی مزید ٹریننگ حاصل کرنا یا تعلیمی

قابلیت کا بڑھانا ضروری ہے اور کیا ایسے کورس کرنے کے لئے پنجاب میں کوئی تربیتی ادارہ موجود ہے؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):**

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ ہمارے ہاں بھی صوبہ پنجاب میں بدلتی ہوئی شہری ضروریات جن میں مختلف اقسام کی انڈسٹریز کا قیام اور بلند و بالا کثیر المنزلہ عمارتوں کی تعمیرات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے سال 2007 میں پنجاب ایمرجنسی فائر اینڈ ریسکیو سروس کی بنیاد رکھی جو کہ پاکستان کی پہلی جدید فائر سروس ہے جس میں فائر فائیٹنگ کے نت نئے چیلنجز سے نمٹنے کے لئے فائر فائیٹنگ کے جدید آلات اور مشینری کے نظام کو متعارف کرایا گیا ہے۔ اس جدید فائر سروس کی بدولت ریسکیو1122 نے اب تک 61 ہزار سے زائد فائر کے واقعات میں کم سے کم رسپانس ٹائم اور پروفیشنل فائر فائیٹنگ سے نہ صرف قیمتی جانوں کو بچایا ہے بلکہ تقریباً170۔ارب سے زائد کے مالی نقصانات کو بھی بچایا ہے۔

(ب) جی ہاں! پنجاب میں مختلف قسم کی انڈسٹری اور بدلتی ہوئی sky line کی بناء پر ریسکیو 1122 نے جدید فائر فائیٹنگ آلات اور مشینری کے پروفیشنل استعمال کے لئے جہاں پر جسمانی اور ذہنی طور پر چاک و چوبند اور صحتمند نوجوانوں کو ایک شفاف عمل کے ذریعے بھرتی کیا ہے وہاں پر ان نوجوانوں کی تربیت کے لئے بھی ایک بین الاقوامی معیار کی اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جو کہ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور میں واقع ہے جہاں پر پیشہ ورانہ قابلیت کے حامل اساتذہ کی زیر نگرانی سخت تربیتی مراحل سے گزارا جاتا ہے جس کی ٹریننگ کا معیار کسی طرح بھی ایلیٹ فورس کے معیار سے کم نہیں ہے۔

(ج) ریسکیو1122 میں جدید معیار پر مبنی فائر فائیٹنگ کے آلات و مشینری کا انتخاب عمل میں لایا گیا ہے جس سے بڑے شہروں میں فائر اینڈ ریسکیو ایمرجنسی سروسز کو پہلی مرتبہ جدید خطوط پر استوار کیا گیا ہے تاہم تیزی سے بدلتی ہوئی ضروریات کے مطابق اسے مزید بہتر بنانے کے لئے 104 میٹر اور 70 میٹر ہائی رائز فائیٹنگ گاڑیاں خریدی جا رہی ہیں۔ علاوہ ازیں تمام بڑے شہروں کی ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسے مزید بہتر بنایا جائے گا۔

(د) ریسکیو 1122 میں فائر ریسکیو ئرز Chemical, Diploma of Associate Engineering, Electronics, Mining, Civil, Electrical, Telecommunication کی تعلیمی بنیاد پر Age 20-30 کے دوران بھرتی کیا جاتا ہے اور ان کو پنجاب ایمرجنسی سروس کے تربیتی ادارہ ایمرجنسی سروسز اکیڈمی میں جدید بنیادوں پر بین الاقوامی معیار کے مطابق ٹریننگ دی جاتی ہے۔ جہاں ان کی فٹنس کا خیال بھی رکھا جاتا ہے۔ لیڈ فائر ریسکیوئر بننے کے لئے فائر ریسکیوئر کو تین سال تک اسی پوسٹ پر کام کرنا ضروری ہے۔

## لاہور شہر میں نئے قبرستانوں کے لئے جگہ کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*5309: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بڑے شہروں میں قبرستان کے لئے جگہ کی فراہمی لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں قبرستان کے لئے جگہ کی فراہمی کا مسئلہ گھمبیر ہو چکا ہے؟

(ج) کیا حکومت لاہور کے لوگوں کی سہولت کے لئے نئے قبرستان بنانے اور اس کے لئے زمین کی فراہمی کے لئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک اور کہاں اور کتنی مقدار میں اس مقصد کے لئے رقبہ مہیا کیا جارہا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):**

(الف) ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے۔

(ج) جی ہاں!پنجاب حکومت قبرستان پر ترقی دینے پر کام کر رہی ہے تا کہ بڑھتی طلب کو پورا کیا جائے۔اس سلسلے میں لوکل گورنمنٹ اور انڑجک ریفارمز یونٹ کے تعاون سے پنجاب شہر خموشاں اتھارٹی قائم کی گئی ہے

20۔جون2017موضع رکھ چڈوکاہنہ کاچھ روڈ لاہور پر پنجاب شہر خموشاں اتھارٹی نے پہلا قبرستان قائم کیا جس کا رقبہ 89 کنال ہے تمام قبروں کو مناسب ڈیزائن کے ساتھ تیار کیا گیا ہے اور واضح طور پر تمام قبروں کے مناسب ریکارڈ کو یقینی بنانے کے لئے نشان لگادیئے گئے ہیں ایک اور جگہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔موضع رکھ گنجاکلاں کے قبرستان کا رقبہ163 کنال 17 مرلے ہے۔سرگودھا، ملتان ، فیصل آباد میں اس طرح کے منصوبوں کو پنجاب شہر خموشاں اتھارٹی جلد ہی تدفین کا کام شروع کردے گی۔بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے50 کنال اور400 کنال سے زائد کا رقبہ36 اضلاع میں قبرستان کے لئے جگہ حکومت پنجاب، بورڈ آف ریونیو نے مفت منتقل کر دی ہے۔

## سرگودھا:بھاگٹانوالہ کے قبرستان کی چاردیواری سے متعلقہ تفصیلات

*8048:چودھری عامر سلطان چیمہ : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کتنے قبرستانوں کی چاردیواری کا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنے ایسے ہیں جن کی چاردیواری کا کام مکمل نہیں ہوا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بھاگٹانوالہ سرگودھا کی قبرستان کی چاردیواری کا کام شروع نہیں کیا گیا۔اگر حکومت چاردیواری کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):**

(الف) ضلع سرگودھا میں اب تک چھیالیس قبرستانوں کی چار دیواری کا کام مکمل ہو چکا ہے اور دو قبرستانوں، ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن چک نمبر 43 شمالی سرگودھا اور شہر خموشاں ماڈل قبرستان چک نمبر 40 شمالی کا کام جاری ہے جو کہ 95 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل کام جو کہ ایکسیئن پراونشل بلڈنگ سرگودھا کے زیر کنٹرول جاری ہیں جن پر اب تک تخمینہ لاگت اور اخراجات مندرجہ ذیل ہیں اور یہ کام 31.03.2018 تک مکمل ہو جائیں گے۔ درج ذیل سکیمز کا کام مالی سال 18-2017 Goal Programme Sustainable Development کے تحت ہو رہا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| 1. | چار دیواری قبرستان موضع جھلوال | تخمینہ لاگت: سولہ لاکھ اکہتر ہزار |
| 2. | چار دیواری قبرستان وزیدی تحصیل بھیرہ | تخمینہ لاگت: پینتالیس لاکھ ستتر ہزار |
| 3. | چار دیواری قبرستان چک نمبر 35/SB تحصیل سرگودھا | تخمینہ لاگت: ترانوے لاکھ پینتیس ہزار |
| | ٹوٹل تخمینہ لاگت: | ایک کروڑ پچپن لاکھ تراسی ہزار |

(ب) بھاگٹانوالہ سرگودھا کے قبرستان کی چار دیواری کی کوئی سکیم قابل غور نہ ہے۔

## حلقہ پی پی۔58 فیصل آباد کی حلقہ بندی سے متعلقہ تفصیلات

*8134: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے پی پی۔58 فیصل آباد کی حلقہ بندی کے وقت اس کی شماری صحیح طریقے سے نہیں کی؟

(ب) اس حلقہ کی حلقہ بندی کرنے والے افسران کے نام اور عہدہ جات کیا ہیں۔ انہوں نے اس حلقہ کی جو حلقہ بندی کی ہے اس کی کاپی فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ماموں کانجن پی پی۔58 فیصل آباد یکم جون 2013 کو ٹاؤن کمیٹی تھی؟

(د) ماموں کانجن کو میونسپل کمیٹی کا درجہ کب دیا گیا۔ کیا یہ درست ہے کہ ابتدائی حلقہ بندی کے ابتداء کے وقت ماموں کانجن کو دو یونین کونسلز میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اگر ہاں تو اس وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) محکمہ ہذا سے متعلقہ نہ ہے۔ تاہم بغرض وضاحت عرض ہے کہ آئین پاکستان مجریہ 1973 کےمطابق الیکشن کمیشن آف پاکستان سینٹ، قومی و صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات اور ان سے متعلقہ امور کی انجام دہی کا ذمہ دار ہے۔

(ب) محکمہ ہذا سے متعلقہ نہ ہے۔ مطلوبہ ریکارڈ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے پاس دستیاب ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ ماموں کانجن ضلع فیصل آباد یکم جون 2013 کو ٹاؤن کمیٹی نہ تھی۔

(د) ماموں کانجن کو بذریعہ نوٹیفکیشن مورخہ 23.10.2013 میونسپل کمیٹی کا درجہ دیا گیا تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ بھی درست نہ ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے میونسپل کمیٹی ماموں کانجن کی حلقہ بندی / وارڈ بندی کی تھی جس کے مطابق حالیہ انتخابات کروائے گئے ہیں۔ پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ مجریہ 2013 کی دفعہ 8 کے مطابق میونسپل کمیٹی کی حلقہ بندی وارڈز کی صورت میں کی جاتی ہے لہٰذا میونسپل کمیٹی ماموں کانجن کو ابتداء میں یا کسی دیگر مرحلے پر یونین کونسلز میں تقسیم نہیں کیا گیا تھا۔

## ضلع بہاولنگر بلدیہ کمیٹی ہارون آباد کے اخراجات اور تنخواہ سے متعلقہ تفصیلات

*8678: چودھری غلام مرتضیٰ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بلدیہ کمیٹی ہارون آباد (بہاولنگر) کے ماہانہ اخراجات بشمول ملازمین کی تنخواہوں کے کتنے ہیں اور حکومت کی طرف سے اس کو ماہانہ کتنی گرانٹ دی جاتی ہے یکم جولائی 2016 سے آج تک جاری کردہ گرانٹ کی تفصیل ماہوار بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ماہانہ گرانٹ کم جاری ہونے کی وجہ سے ملازمین کو کئی کئی مہینوں تک تنخواہ اور ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن نہیں مل رہی؟

(ج) کیا حکومت بلدیہ کمیٹی ہارون آباد کی ماہانہ گرانٹ میں ضرورت کے مطابق اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) اس وقت میونسپل کمیٹی ہارون آباد کے ماہانہ اخراجات (نان ڈویلپمنٹ) بشمول تنخواہات، پنشن اور بل بجلی وغیرہ تقریباً مبلغ۔/1,90,00,000 روپے ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے ماہانہ گرانٹ PFC شیئر (نان ڈویلپمنٹ) مبلغ۔/64,86,750 روپے وصول ہوتی ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

تفصیل ماہانہ اخراجات

| | |
|---|---|
| ماہانہ تنخواہ | -/1,08,00,000 روپے |
| ماہانہ پنشن | -/32,00,000 روپے |
| ماہانہ بل POL (ڈیزل پٹرول وغیرہ) | -/7,00,000 روپے |
| ماہانہ بل بجلی | -/25,00,000 روپے |
| ماہانہ متفرق اخراجات | -/18,00,000 روپے |
| کل ماہانہ اخراجات | -/1,90,00,000 روپے |

کل سالانہ اخراجات 22,80,00,000

تفصیل ماہانہ گرانٹ (نان ڈویلپمنٹ)

یکم جولائی 2016 سے 31۔دسمبر 2017

| | |
|---|---|
| جولائی 2016 | -/5812000 روپے |
| اگست 2016 | -/5812000 روپے |
| ستمبر 2016 | -/3344000 روپے |
| اکتوبر 2016 | -/5812000 روپے |
| نومبر 2016 | -/5812000 روپے |
| دسمبر 2016 | -/5812000 روپے |
| کل 2016 | -/3,24,04,000 روپے |
| جنوری 2017 | -/6486750 روپے |

| | |
|---|---|
| فروری 2017 | 6486750/-روپے |
| مارچ 2017 | 6486750/-روپے |
| اپریل 2017 | 6486750/-روپے |
| مئی 2017 | 6486750/-روپے |
| جون 2017 | 6486750/-روپے |
| جولائی 2017 | 6486750/-روپے |
| اگست 2017 | 6486750/-روپے |
| ستمبر 2017 | 6486750/-روپے |
| اکتوبر 2017 | 6486750/-روپے |
| نومبر 2017 | 6486750/-روپے |
| دسمبر 2017 | 6486750/-روپے |
| کل 2017 | 7,78,41,000/-روپے |
| کل گرانٹ 17-2016 | 11,02,45,000/-روپے |

(ب) ماہانہ گرانٹ کم ہونے کی وجہ سے تنخواہیں، پنشن، گریجویٹی، بل بجلی اور دیگر ضروری اخراجات کی ادائیگیاں متاثر ہو رہی ہیں۔ میونسپل کمیٹی اپنے لوکل ٹیکسز اور کرایہ جات وغیرہ سے حاصل کردہ آمدن جو کہ ماہانہ تقریباً 50,00,000/-روپے ہے کے ذریعے اخراجات کو manage کر رہی ہے

(ج) محکمہ لوکل گورنمنٹ نے بلدیہ کمیٹی ہارون آباد کی ماہانہ گرانٹ میں ضرورت کے مطابق اضافہ کے لئے بلکہ تمام صوبہ کی میونسپل کارپوریشنز، ضلع کونسلز اور میونسپل کمیٹیز کی ماہانہ گرانٹ میں اضافہ کے لئے ٹیکنیکل سب کمیٹیز پنجاب فنانس کمیشن کو ڈیٹا بھجوا دیا ہے اور میٹنگز جاری ہیں جونہی فیصلہ ہو گا میونسپل کمیٹی ہارون آباد کی ماہان گرانٹ میں ضرورت کے مطابق اضافہ ہو جائے گا۔ گرانٹ میں اضافہ کا اختیار فنانس کمیشن کے پاس ہے۔

## ڈیرہ غازی خان میں ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*8738: محترمہ نجمہ بیگم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ڈیرہ غاری خان کی ہر یونین کونسل میں صفائی کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں، کتنے حاضر اور کتنے غیر حاضر ہیں۔تفصیلات فراہم کی جائیں؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):**

اس وقت میونسپل کارپوریشن،ڈیرہ غازی خان میں423 سینٹری ورکرز، گاڑی بان اور نالی بیلدار ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ ڈیرہ غازی خان کی17 یونین کونسلوں میں صفائی کے لئے244 ملازمین تعینات ہیں جبکہ چار غیر حاضر ملازمین تھے جن میں سے تین کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے اور ایک ملازم کے خلاف محکمانہ کارروائی آخری مراحل میں ہے۔یونین کونسل وار ملازمین کی تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

### لاہور:عزیز بھٹی ٹاؤن میں فائر بریگیڈ کے آلات سے متعلقہ تفصیلات

***8850: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں فائر بریگیڈ کے پاس آگ بجھانے والی کتنی گاڑیاں ہیں، یہ کس کس ماڈل کی ہیں، ان میں سے کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(ب) عزیز بھٹی ٹاؤن کے پاس آگ بجھانے کے لئے کون کون سے آلات اور مشینری ہے یہ کب خرید کئے گئے تھے، اس میں کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(ج) کیا فائر بریگیڈ کے پاس تین سے زائد کی منزلوں پر آگ پر قابو پانے کے لئے مطلوبہ آلات اور مشینری ہے اگر نہیں تو کیا حکومت موجودہ دور کے مطابق مزید مشینری اور آلات فراہم کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):**

(الف) کوئی نہیں

(ب) کوئی نہیں

(ج) تین منزلہ سے زائد اُونچی عمارت میں آگ لگنے کی صورت میں سٹار کل کی ضرورت ہوتی ہے جس کی خرید کے لئے محکمہ نے متعدد بار لکھا ہے اور 2005 میں دوسری مشینری اور گاڑیوں کی خرید کے لئے PC-I تیار کیا گیا تھا اور حکومت نے 197 ملین روپے کی گرانٹ کی منظوری دی تھی لیکن ریسکیو 1122 کے قیام کی وجہ سے فنڈز انہیں منتقل کر دیئے گئے 1999 سے اب تک نئی مشینری اور گاڑیاں اس شعبہ کو نہ دی گئی ہیں۔اب یہ کام 1122 سرانجام دے رہا ہے جو کہ محکمہ داخلہ کے زیر انتظام ہے۔

## بہاولپور شہر میں موٹر سائیکل / سائیکل سٹینڈ سے متعلقہ تفصیلات

*8923: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر میں موٹر سائیکل / سائیکل اور گاڑیوں کے کتنے سٹینڈ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) سال 2013 سے 2016 تک ان سٹینڈ سے کتنی آمدن حاصل ہوئی، سٹینڈوار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) سرکاری منظور شدہ پارکنگ فیس کتنی ہے اور کتنی وصول کی جاتی ہے اور کیا اور چارجنگ کے خلاف کوئی ایکشن لیا جاتا ہے؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):**

(الف) میونسپل کارپوریشن بہاولپور کے منظور شدہ پارکنگ سٹینڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

جنرل بس سٹینڈ، شادی ہالز انڈسٹریل ایریا روڈ، نادرا آفس، ریلوے سٹیشن، دفتر کمپیوٹرائز اراضی ریکارڈ، پاکستان میرج ہال، بہاولپور میرج ہال جیل روڈ، پیراڈائیز میرج ہال، رودا میرج ہال رفیع قمر روڈ، البریر شادی ہال حاصل پور روڈ، فرید گیٹ و جنرل بس سٹینڈ (برائے چاند گاڑی نیز بہاولپور ٹریڈ سنٹر منظور شدہ ہے تاہم اس کا کیس ڈپٹی کمشنر کے پاس زیر سماعت ہے۔

(ب) ان سٹینڈز سے حاصل شدہ آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

| | |
|---|---|
| 2013-14 | 11,62,995/- روپے |
| 2014-15 | 13,23,000/- روپے |
| 2015-16 | 20,09,090/- روپے |

ٹوٹل 44,95,085/- روپے

(ج) گزٹ نوٹیفکیشن میونسپل کارپوریشن بہاولپور مورخہ 29.05.2013 و گزٹ نوٹیفکیشن مورخہ 22.02.2015 کے مطابق پارکنگ فیس کی شرح درج ذیل ہے:

1. سائیکل 5 روپے
2. موٹرسائیکل 10 روپے
3. کارجیپ وغیرہ 20 روپے
4. چاند گاڑی فیس جنرل بس اڈا و فرید گیٹ 10 روپے

تمام پارکنگ سٹینڈز سے درج بالا شرح کے مطابق فیس وصول کی جاتی ہے۔ کوئی اوور چارجنگ نہ ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی شکایت آج تک وصول ہوئی ہے۔

## ضلع اوکاڑہ کی تحصیل دیپالپور اور حویلی لکھا کو دی گئی گرانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8992: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

میونسپل کمیٹی دیپالپور اور میونسپل کمیٹی حویلی لکھا (ضلع اوکاڑہ) کو 2013 سے 2017 تک کتنی گرانٹ دی گئی اس میں ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ کتنی گرانٹ دی گئی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

میونسپل کمیٹی دیپالپور اور میونسپل کمیٹی حویلی لکھا (ضلع اوکاڑہ)، 2017 کو نئے نظام کے تحت وجود میں آئیں۔ میونسپل کمیٹی دیپالپور اور میونسپل کمیٹی حویلی لکھا، ٹی ایم اے دیپالپور کا حصہ تھیں۔ ٹی ایم اے دیپالپور کو PFC شیئر کی مد میں سال 13-2012 سے 17-2016 (ماہ دسمبر 2016 تک) مبلغ 900,049,546/- روپے گرانٹ کی صورت میں موصول ہوئے تھے۔ اس رقم میں ترقیاتی اور غیر ترقیاتی گرانٹ کی تخصیص نہ کی گئی ہے۔ جبکہ میونسپل کمیٹی دیپالپور کو نئے نظام کے تحت وجود میں آنے سے اب تک (جنوری 2017 تا دسمبر 2017) نان ڈویلپمنٹ گرانٹ مبلغ 65.286 ملین اور ڈویلپمنٹ گرانٹ مبلغ 18.135 ملین موصول

ہوئی ہے۔میونسپل کمیٹی حویلی لکھا کو جنوری 2017 سے دسمبر 2017 تک نان ڈویلپمنٹ گرانٹ 66.6 ملین اور ڈویلپمنٹ گرانٹ 18.135 ملین موصول ہوئی۔

## صوبہ بھر میں فائر بریگیڈ کے دفاتر اور گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9135: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے بھر میں فائر بریگیڈ کے کتنے دفاتر ہیں اور لاہور شہر میں کتنے کس جگہ ہیں اور ان میں کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

(ب) فائر بریگیڈ کے پاس استعمال ہونے والی گاڑیوں کی تعداد کیا ہے اور آلات آگ بجھانے والے کون کون سے ہیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) صوبے بھر میں فائر بریگیڈ کے 102 دفاتر ہیں۔لاہور میں فائر بریگیڈ کے 14 سٹیشن ہیں جو کہ مسلم ٹاؤن، والٹن، ٹھوکر نیاز بیگ، ٹاؤن شپ، لوہاری، یادگار، مغل پورہ، دھرم پورہ، کینٹ بورڈ، کوئینز روڈ، علامہ اقبال ٹاؤن، سگیاں پُل، شاہدرہ ٹاؤن اور غازی روڈ پر واقع ہیں۔لاہور میں تعینات عملہ کی تعداد 964 ہے اور ایمبولینس سروس، ریسکیو اور فائر بریگیڈ سروسز میں تعینات ہیں۔

(ب) پنجاب بھر میں فائر بریگیڈ کے پاس استعمال ہونے والی گاڑیوں کی تعداد 229 ہے۔ان گاڑیوں میں استعمال ہونے والے آلات میں فائر ایکسٹنشر، شاول، فائر مین ایکس، ہوز ریل مع نوزل ہر طرح، ہائیڈرینٹ سسٹم، فائر سوٹس، سیفٹی ہیلمنٹ، ایکسٹنشن ہولڈرز، سکشن ہوز، کولیکٹنگ اور ڈرائیونگ بریچ، فائر کروبار، لیٹکس گلوز، سلف کنٹین بریتھنگ اپریٹس، فائر مین ہک، کٹرز، وائلڈ ہینڈ ٹولز وغیرہ شامل ہیں۔

## راولپنڈی پی پی۔13 میں قبرستانوں سے متعلقہ تفصیلات

*9267:جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی پی پی۔13 میں قبرستانوں میں مزید میتیں دفنانے کی گنجائش نہیں ہے؟

(ب) کیا حکومت پی پی۔13راولپنڈی میں نئے قبرستانوں کے لئے زمین وقف کرنے یا مزید زمین خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) پی پی۔13 میں کل کتنے قبرستان ہیں اور ان کے رقبہ کے متعلق تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔13 میں قبرستانوں کی زمین پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر کے گھر اور دکانیں بنائی ہوئی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت پی پی۔13 کے قبرستانوں پر ناجائز قبضہ ختم کرانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست نہ ہے۔ پی پی۔13 میں موجود دس قبرستانوں میں صرف دو قبرستانوں شاہ دی ٹاہلیاں مری روڈ اور چاہ سلطان میں میت دفنانے کی گنجائش نہ ہے باقی آٹھ قبرستانوں میں فی الحال گنجائش موجود ہے۔

(ب) پی پی۔13راولپنڈی میں اس وقت کوئی ایسی بڑی جگہ موجود نہ ہے جسے حکومت خرید سکے یا وقف کر سکے۔

(ج) پی پی۔13 میں تمام دس قبرستانوں کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پی پی۔13 میں موجود قبرستانوں میں صرف شاہ کی ٹاہلیاں قبرستان میں برلب سڑک چند کھوکھا جات لکڑی اور ٹین کے بنے ہوئے ہیں جبکہ محکمہ اوقاف اور متولی قبرستان شاہ کی ٹاہلیاں کے درمیان کیس چل رہا ہے جس کی اگلی تاریخ سماعت 07.02.2018 مقرر ہے۔

(ہ) جہاں کہیں غیر قانونی قبضہ ہو گا اس کو ختم کیا جائے گا کیونکہ یہ میونسپل کارپوریشن کے فنکشن میں شامل ہے۔

## میونسپل کمیٹی چنیوٹ کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*9507: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی چنیوٹ کی ملکیتی سرکاری اراضی کتنی کہاں کہاں واقع ہے یہ اراضی کن کن لوگوں کو کن مقاصد اور شرائط کے ساتھ دی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ اراضی کسی کو ٹھیکہ / لیز / پٹہ پر دی گئی ہے تو کب سے دی گئی ہے؟

(ج) اس اراضی سے سال 2014 سے 2017 تک کتنی آمدن حاصل ہوئی ہے اور کس اکاؤنٹ میں جمع کروائی گئی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):**

(الف) میونسپل کمیٹی چنیوٹ کی ملکیتی جگہ اور اس کی مکمل تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) آمدن کی تفصیل کالم نمبر 7 میں درج ہے اور یہ میونسپل کمیٹی کے اکاؤنٹ میں جمع کرائی گئی ہے۔

## لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا سالانہ بجٹ 2008 تا 2017 سے متعلقہ تفصیلات

*9566: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا 2008 تا 2017 تک سالانہ کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ب) سال 2002 سے 2007 تک سالانہ کتنا بجٹ مختص ہوتا رہا ہے؟

(ج) LWMC کو اس وقت کون سی کمپنیز چلا رہی ہیں ان کی تمام تر تفصیلات مع ایم ڈی اور دوسرے افسران بیان کی جائیں؟

(د) ان کمپنیز کو ٹھیکہ دینے کی تفصیلات بیان کریں؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):**

(الف) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی 2010 میں معرض وجود میں آئی ہے۔ 2010 سے 2017 تک جو بجٹ مختص کیا گیا ہے اُس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی 2002 سے 2007 تک معرض وجود میں نہ آئی تھی لہذا بجٹ مختص کئے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) ایل ڈبلیو ایم سی بذاتِ خود ایک کمپنی ہے البتہ ایل ڈبلیو ایم سی نے دو ترکش کمپنیوں البراک اور اوزپاک کو صفائی کا ٹھیکہ دیا ہوا ہے۔

(د) ایل ڈبلیو ایم سی کے قیام کے بعد کمپنی نے لاہور کی صفائی کا ٹھیکہ دینے کے لئے بین الاقوامی اخبارات میں اشتہار کے ذریعے سے ٹینڈر طلب کئے۔ PPRA Rules کے تحت تمام قوانین کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بین الاقوامی ٹھیکہ داروں کو شمولیت کا موقع دیا گیا۔ ان کمپنیز کی ٹیکنیکل اور Financial Evaluation کی گئی اور سب سے کم ریٹس کی بنیاد پر البراک اور اوزپاک کو ٹھیکہ دیا گیا۔ یہ ٹھیکہ سات سال کے لئے 320 ملین ڈالر کے عوض کیا گیا۔

## غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

## نہر لوئر باری دو آب میں کٹ پڑنے سے ٹوٹنے والی روڈ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

724: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر لوئر باری دو آب میں کٹ پڑنے کی وجہ سے ڈیفنس روڈ پل گھراٹ تحصیل میاں چنوں ضلع خانیوال پر دو جگہ سے کٹ پڑے ہوئے دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے ان کٹس کو دوبارہ سے مرمت نہیں کروایا گیا بلکہ یہاں پر مٹی ڈال کر کٹ پر کر کے ٹریفک کو عارضی طور پر چلایا جارہا ہے؟

(ب) کیا حکومت ان کٹس کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ نہر لوئر باری دوآب میں کٹ پڑنے کی وجہ سے ڈیفنس روڈ پل گھراٹ تحصیل میاں چنوں ضلع خانیوال پر دو جگہوں سے معمولی نوعیت کی خرابی ہوئی تھی ان جگہوں کو عارضی طور پر مٹی اور اینٹوں کی کیری سے پُر کر کے ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھا گیا ہے۔

(ب) چونکہ یہ معمولی نوعیت کے کٹ سالانہ ریپئر کی مد میں ٹھیک نہیں کئے جا سکتے لہٰذا ان کو بعد ازاں ای ڈی او ورکس اینڈ سروسز خانیوال نے اپریل 2016 میں سپیشل ریپئر سے ٹھیک کروا دیا تھا۔ تاہم یکم جنوری 2017 کے بعد (M&R) سیکشن علیحدہ کر دیا گیا ہے اور ضلع خانیوال کی حد تک ریپئر کی ذمہ داری XEN(M&R) ملتان پر ہے۔ جس کو بذریعہ مراسلہ نمبری 566/G.B(R) مورخہ 20.10.2017 کو قبل ازیں مرمت کے لئے تحریر کر دیا گیا ہے۔

## گجرات: لوکل گورنمنٹ کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

1061: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

محکمہ لوکل گورنمنٹ گجرات نے حلقہ پی پی۔113 میں سال 15-2014 میں کل کتنی سکیمیں مکمل کیں اور کتنی سکیموں پر کام شروع ہے، سکیم وار تفصیلات فراہم کریں؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):**

محکمہ لوکل گورنمنٹ گجرات میں وزیر اعلیٰ ڈائریکٹو کے تحت چار عدد سکیمیں منظور ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک سکیم کے فل فنڈ جاری ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں تین عدد سکیموں کے جزوی فنڈز موصول ہوئے تھے۔ جو کہ سال 15۔2014 مالی سال میں ایک سکیم مکمل کر دی گئی۔ بقایا تین سکیموں پر فنڈز کے مطابق کام کیا گیا۔ چونکہ ان سکیموں کے مکمل فنڈز جاری نہ ہوئے تھے اس لئے 16۔2015 میں بھی کچھ فنڈز موصول ہوئے اور ان کے مطابق سکیموں پر کام شروع کیا گیا اور یہ سکیمیں ابھی زیر تعمیر ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## بہاولپور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی سے متعلقہ تفصیلات

1368: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

بہاولپور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کب قائم ہوئی سالڈ ویسٹ کی ڈسپوزل کے لئے باضابطہ کہاں کہاں رقبہ الاٹ کیا گیا ہے اگر نہیں کیا گیا تو کیوں نہیں کیا گیا اور کب تک رقبہ الاٹ کر دیا جائے گا؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):**

بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی جولائی 2013 میں رجسٹر ہوئی اور اس نے مارچ 2014 میں مینیجنگ ڈائریکٹر کی تقرری کے بعد باقاعدہ کام شروع کیا۔ سالڈ ویسٹ کی ڈسپوزل کے لئے 24.5 ایکڑ رقبہ موضع بھنڈا داخلی میں 2007 میں ایشیائی ترقیاتی بنک کے فنڈ پراجیکٹ SPBUSP کے فنڈ سے خریدا گیا اور وہ رقبہ سالڈ ویسٹ کی ڈسپوزل کے لئے مختص ہے۔ علاوہ ازیں موضع نو آباد میں 87.5 ایکڑ رقبہ لینڈ فل سائٹ کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے مختص کیا ہے جس کا کیس بورڈ آف ریونیو لاہور میں حتمی منظوری کے لئے جمع ہے۔

## راولپنڈی شہر کے کوڑا کرکٹ کے مسائل سے متعلقہ تفصیلات

1445: رانا محمود الحسن: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی شہر سے اکٹھا کیا جانے والا کوڑا کرکٹ راولپنڈی کے نواحی علاقے میں ڈمپ کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے علاقے میں بدبو کے علاوہ کئی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں؟

(ب) اگر ایسا ہے تو حکومت اس مسئلہ کے حل کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):**

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ڈمپ سائٹ کی بنیاد سال 07-2006 کو لوسر (Loucer) میں رکھی گئی جہاں راولپنڈی شہر کا کوڑا کرکٹ ڈمپ کیا جاتا ہے۔ اس وقت ڈمپ سائٹ پر کوئی بدبو نہیں ہے اور نہ ہی بیماریاں پھیلنے کا خطرہ ہے۔ سائنسی طریق کار سے اس کوڑا کرکٹ کو ڈمپ کرنے کے بعد روزانہ کی بنیاد پر اس کے اوپر مٹی کی تہہ لگادی جاتی ہے۔

(ب) راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی جدید طریق کار سے کوڑا تلف کرنے کے لئے منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ تاکہ کوڑا زمین میں کم سے کم دفن ہو۔ اس لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے نئی جگہ کی خریداری کے لئے درخواست کی گئی ہے۔ جہاں Segregation, Composting, Recycling اور RDF پلانٹس لگائے جا سکیں اور راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے نئی ڈمپ سائٹ کی تعمیر کے لئے ترکش کمپنی ISTAC سے معاہدہ کر لیا ہے۔

## ڈسکہ شہر میں ٹیکسی سٹینڈ کے لئے جگہ مختص کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1466: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ شہر میں پرائیویٹ ٹیکسی سٹینڈ اور مال برادر گاڑیاں یعنی پک اپ ومز دالوڈز کے لئے سٹینڈ نہیں ہے تو کیا حکومت ان کے لئے مخصوص جگہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

درست ہے مگر اب میونسپل کمیٹی ڈسکہ نے پرائیویٹ ٹیکسی سٹینڈ کے لئے کالج چوک بالمقابل قبرستان مغلاں جگہ مختص کر دی ہے۔

## کالج روڈ ڈسکہ کے پانی کے نکاس سے متعلقہ تفصیلات

1467: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کالج روڈ ڈسکہ پر بارش کے دوران دو تین فٹ پانی کھڑا ہو جاتا ہے جبکہ کالج روڈ ڈسکہ محلہ یونس آباد۔ محلہ گاگا کے پانی کے نکاس کے لئے کوئی پمپنگ سٹیشن نہیں ہے جس سے کالج روڈ کا پانی ڈسپوزل ورکس میں ڈالا جا سکے؟

(ب) کیا حکومت کالج روڈ ڈسکہ محلہ یونس آباد اور محلہ گاگا کے پانی کے نکاس کے لئے ڈسپوزل سٹیشن بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے کہ کالج روڈ محلہ یونس آباد اور محلہ گاگا کے بارشی پانی کے نکاس کے لئے کوئی پمپنگ سٹیشن نہیں ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ بارش کا پانی وہاں دو تین فٹ کھڑا ہو جاتا ہے بلکہ فوری طور پر بذریعہ ڈیواٹرنگ سیٹ پانی کا نکاس کر دیا جاتا ہے۔

(ب) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ڈسکہ نے اپنے نئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں50لاکھ روپے جیسر والہ ڈسپوزل سٹیشن کے لئے رکھے ہوئے ہیں جس کا اخبار اشتہار مورخہ 12۔ستمبر2016روزنامہ "دنیا" میں آچکا ہے۔

ڈسپوزل سٹیشن جیسر والہ کی تعمیر سے کالج روڈ محلہ یونس آباد اور محلہ گاگا کے بارشی پانی کے نکاس کا مسئلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حل ہو جائے گا۔

## ضلع گجرات: لالہ موسیٰ اور ڈنگہ میونسپل کمیٹی کے سی او کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1503: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ مونسپل کمیٹی اور لالہ موسیٰ میونسپل کمیٹی کا چارج ایک ہی سی او کے پاس ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لالہ موسیٰ اور ڈنگہ دونوں بڑے شہر ہیں ان کی بلدیہ بھی علیحدہ علیحدہ ہے کیا حکومت ان میں علیحدہ علیحدہ سی او بلدیہ میں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک سی او لگا دیئے جائیں گے؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):**

(الف) اسسٹنٹ کمشنر / ایڈمنسٹریٹر ٹی ایم اے کھاریاں نے وقتی طور پر اختر اسلام چیف آفیسر کو اضافی چارج C.O یونٹ لالہ موسیٰ دیا تھا جو کہ مورخہ 2016-07-13 کو چیف آفیسر لالہ موسیٰ نوید حیدر کے تعینات ہونے پر ختم ہو گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ سی او یونٹ ڈنگہ اور سی او یونٹ لالہ موسیٰ ٹی ایم اے کھاریاں کے دو علیحدہ علیحدہ یونٹ ہیں۔ سی او یونٹ ڈنگہ میں اختر اسلام مورخہ 2016-06-25 سے بطور چیف آفیسر تعینات ہیں اور مورخہ 2016-07-13 کو نوید حیدر کو چیف آفیسر لالہ موسیٰ تعینات کر دیا گیا ہے۔

## گجرات: ڈنگہ کھوڑی عالم روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1504: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔113 گجرات ڈنگہ کھوڑی عالم روڈ کب بنائی گئی اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) اس کا کام کب شروع اور کب ختم ہوا کیا اس کا ٹھیکہ رول کے مطابق ہوا جب ٹھیکہ ہوا تو اس میں کتنے ٹھیکیداروں نے حصہ لیا اور دینے والی اتھارٹی کا نام و عہدہ بتائیں؟

(ج) کیا اس کی سکیورٹی ٹھیکیدار کو واپس کر دی گئی ہے اگر نہیں تو کیا حکومت اس کے کسی غیر جانبدار ادارے سے کام کو دوبارہ چیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ڈنگہ کھوڑی عالم کا کام ابھی جاری ہے۔ اس کا تخمینہ لاگت 194.704 ملین ہے۔

(ب) سڑک کے کام کا ورک آرڈر موخہ 09.01.2015 کو جاری ہوا۔ جو کہ ابھی جاری ہے۔ اس کام میں تین ٹھیکیداران نے حصہ لیا اور قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے کام میرٹ پر آلاٹ کیا گیا۔ یہ کام شعیب اللہ میر، ایگزیکٹو انجینئر لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ گجرات سرکل نے آلاٹ کیا۔

(ج) چونکہ کام ابھی فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے جاری ہے لہٰذا اس کام کی سکیورٹی ٹھیکیدار کو نہ دی گئی ہے۔

## لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن میں قائم اتوار بازاروں کی تفصیل

1516: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی جانب سے کتنے اتوار بازار لگائے جاتے ہیں؟

(ب) ہر اتوار بازار میں کتنے سٹال / دکانیں قائم کی گئی ہیں کیا ان دکانداروں سے کوئی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) ہر اتوار بازار میں کتنے سرکاری اہلکار تعینات کئے گئے ہیں ان کے نام ،عہدہ ، گریڈ اور جگہ تعیناتی بازار کی تفصیل بتائیں ؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):**

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن میں کوئی اتوار بازار نہ لگ رہا ہے کیونکہ اتوار بازار ایل ڈی اے سکیم میں لگایا جاتا تھا جو کہ بوجہ پلاٹ نیلامی اور سپورٹس کمپلیکس بنائے جانے کی وجہ سے مورخہ 01-07-2017 سے ختم ہو گیا ہے۔

(ب) عزیز بھٹی زون میں کوئی اتوار بازار نہ ہے۔ تاہم اس سے قبل یہ بازار لگتا تھا۔ اس میں کم از کم یک صد سٹال لگتے تھے۔

(ج) اس بازار میں ٹاؤن آفیسر ریگولیشن مع اس کا سٹاف تعداد دس ملازم کام کرتے تھے

## لاہور: ٹاؤنز، یونین کونسلز اور ورک چارج ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

**1518: میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کل کتنے ٹاؤنز ہیں اور ہر ٹاؤن کتنی کتنی یونین کونسلز پر مشتمل ہیں ؟

(ب) یہاں پر تعینات ٹی ایم اوز کی عرصہ تعیناتی، تعلیمی قابلیت اور دیگر مراعات بیان کی جائیں ؟

(ج) لاہور کے تمام ٹاؤنز میں ورک چارج ملازمین کی تفصیل مع کوائف اور عرصہ تعیناتی بیان کی جائیں ؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):**

(الف) لاہور میں 9 میونسپل ٹاؤنز ہیں اور ہر ٹاؤن (زون) کی یونین کونسل کی تفصیل درج ذیل ہے:

| | | |
|---|---|---|
| 1. | راوی ٹاؤن (زون) | 34 یونین کونسلز |
| 2. | شالامار ٹاؤن (زون) | 30 یونین کونسلز |
| 3. | عزیز بھٹی ٹاؤن (زون) | 23 یونین کونسلز |
| 4. | داتا گنج بخش ٹاؤن (زون) | 34 یونین کونسلز |

5. سمن آباد ٹاؤن(زون) 31یونین کونسلز
6. گلبرگ(زون) 25یونین کونسلز
7. واہگہ ٹاؤن(زون) 25یونین کونسلز
8. علامہ اقبال ٹاؤن(زون) 41یونین کونسلز
9. نشتر ٹاؤن(زون) 31یونین کونسلز

(ب) لاہور میں ٹی ایم او کا عہدہ تبدیل کر کے ڈپٹی چیف آفیسر کر دیا گیا ہے۔میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے زونز میں تعینات ڈپٹی چیف آفیسرز کی تفصیل مع تعلیمی قابلیت درج ذیل ہے:

| نمبر شمار | نام | عہدہ | زون | تعلیمی قابلیت | عرصہ تعیناتی | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | ابرار حسین ملک | ڈپٹی چیف آفیسر | راوی زون | بی اے | 04-10-17 | تاحال |
| 2 | فیصل شہزاد | // | گلبرگ زون | بی اے | 04-10-17 | تاحال |
| 3 | حارث جلیل | // | علامہ اقبال زون | بی اے | 04-10-17 | تاحال |
| 4 | ملک طارق محمود | // | شالیمار زون | ایم اے | 11-10-17 | تاحال |
| 5 | رانا نوید احمد | // | واہگہ زون | بی اے | 11-10-17 | تاحال |
| 6 | محمد بخش انصاری | // | عزیز بھٹی زون | بی اے | 04-10-17 | تاحال |
| 7 | ہاشم رضا | // | داتا گنج بخش زون | بی اے | 20-11-17 | تاحال |
| 8 | رضوان علی | // | سمن آباد زون | ایم اے | 04-10-17 | تاحال |

(ج) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے زیر انتظام 9عدد زون ہائے میں 685ورک چارج ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## لاہور: سمن آباد ٹاؤن کے آخری آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

1519: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سمن آباد ٹاؤن لاہور کا آخری آڈٹ کب ہوا رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

(ب) سمن آباد ٹاؤن میں سٹریٹ لائٹ اور پیچ ورک کی تفصیلات 15-2013 کی بیان کی جائیں؟

(ج) یہاں پر جتنے ٹھیکے دار رجسٹرڈ ہیں ان کی رجسٹریشن DATE اور مذکورہ عرصہ کے ٹھیکوں کی تفصیلات پیچ ورک اور سٹریٹ لائٹ بیان کی جائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) ڈائریکٹر جنرل آڈٹ، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ پنجاب (نارتھ) کے چٹھی نمبر .DGA/Distt Govt/PM&E/CD-186 کے تحت سمن آباد ٹاؤن لاہور کا آخری آڈٹ مورخہ 08-01-2016 تا19-01-2016 کو کیا گیا۔کاپی تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سٹریٹ لائٹ ورک:

ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن لاہور میں سال2013-15 میں سوڈیم250W، مرکری250W، مرکری125W،انرجی سیور 23/45/85W مشتمل 26347عدد پوائنٹس تھے جن کو بذریعہ ٹاؤن الیکٹرک سٹاف گورنمنٹ پالیسی کے مطابق 1روشن،2بند کے تحت مرمت و تبدیل کیا جاتا ہے۔

پیچ ورک:

ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن میں پیچ ورک کا کام بذریعہ ٹھیکیداران نہیں کروایا جاتا بلکہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پلانٹ سے میٹیریل لے کر ٹی ایم اے سمن آباد کے پیچ ورک سٹاف کے ذریعے کروایا جاتا ہے ۔سال2013-14اور2014-15کے دوران کئے جانے والے پیچ ورک کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رجسٹر ٹھیکیداران

سمن آباد ٹاؤن لاہور میں رجسٹرڈ اور تجدید کئے گئے ٹھیکیداران کی لسٹ برائے سال 2013-14اور2014-15 تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔سٹریٹ لائٹ

سال2013-14اور2014-15میں سٹریٹ لائٹ کی مد میں کئے گئے ٹھیکوں کی تفصیل تتمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔پیچ ورک:

ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن میں پیچ ورک کا کام بذریعہ ٹھیکیداران نہیں کروایا جاتا بلکہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پلانٹ سے تیار کیا گیا مٹیریل لے کر ٹی ایم اے سمن آباد کے پیچ ورک سٹاف کے ذریعے کروایا جاتا ہے۔

## ضلع لیّہ: چک نمبر 253اور 254ٹی ڈی اے کے درمیان سڑک کو پختہ کرنے کا مسئلہ

**1537: محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 253ٹی ڈی اے تحصیل کروڑ ضلع لیّہ کے قبرستان سے چک نمبر 254ٹی ڈی اے کے قبرستان تک سڑک پختہ نہ ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک نمبر 253ٹی ڈی اے کے رہائشیوں نے کافی دفعہ اس سڑک کو پختہ کرنے کے لئے درخواستیں متعلقہ ڈی سی او اور دیگر آفیسران کو دی ہیں۔ اس سڑک کو پختہ یا سولنگ نہیں لگایا جارہا۔ اس سڑک کی لمبائی کتنی ہے؟

(ج) کیاڈسٹرکٹ گورنمنٹ لیّہ اس سڑک پر سولنگ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):**

(الف) یہ درست ہے چک نمبر 253ٹی ڈی اے اور چک نمبر 254ٹی ڈی اے سے قبرستان تک پختہ سڑک نہ ہے۔

(ب) چک نمبر 253,254ٹی ڈی اے سے قبرستان تک دونوں کا فاصلہ 1.60 کلو میٹر ہے۔ ان کی تخمینہ لاگت پختہ سڑک۔/8973000روپے ہے اور ان کی تخمینہ لاگت سولنگ ۔/3013000روپے ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لیّہ کی گزشتہ چھ سال سے ڈسٹرکٹ ADP نہ ہے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لیہ کے اپنے ذرائع / مالی فنڈز نہ ہیں کہ وہ پختہ سڑک تعمیر کرا سکے۔

## خوشاب: نور پور تھل میں ٹوبھہ کی منتقلی کا مسئلہ

1562: **ملک محمد جاوید اقبال اعوان:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نورپور تھل شہر (ضلع خوشاب) کے وسط میں واقع ٹوبھہ میں اہل علاقہ کا گندا اور بدبودار پانی کھڑا رہتا ہے جبکہ اس سے ملحقہ آبادی ڈی پی ایس، آفیسرز کالونی اور مختلف عدالتیں قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ٹوبھہ کے گندے پانی کی بدبو کی وجہ سے اہل علاقہ کو مختلف قسم کی بیماریوں کا سامنا ہے۔اس گندے پانی میں مختلف قسم کے کیڑے مکوڑے پرورش پا رہے ہیں۔خاص کر ڈینگی مچھر کی بہتات ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی سی او خوشاب نے اس شہر کا وزٹ کیا تھا تو انہوں نے فوراً اس کو ختم کرنے کا حکم صادر کیا تھا؟

(د) کیا حکومت اس ٹوبھہ کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):**

(الف) یہ درست ہے کہ تحصیل نورپور تھل شہر کے وسط میں ایک پانی کا ٹوبھہ ہے۔کئی سالوں پہلے اہل علاقہ اس ٹوبھہ سے ریت نکالتے تھے جسکی وجہ سے یہ اب زیادہ گہرا اور بڑا ہو گیا تھا اور بعد ازاں بارشی پانی جمع ہونے سے یہ ٹوبھہ پانی کے ایک بڑے جوہڑ میں تبدیل ہو گیا۔اس میں صرف بارشی اور سیم زدہ پانی جمع ہوتا ہے جبکہ شہر کے پانی کی نکاسی کے لئے میونسپل کمیٹی نورپور تھل کا ڈسپوزل موجود ہے۔

(ب) درست ہے اگرچہ جوہڑ کے اردگرد متعدد بار سپرے بھی کیا گیا تاکہ مچھر کی افزائش کو روکا جا سکے۔چونکہ اس کا رقبہ تین ایکڑ کے قریب ہے لہٰذا مکمل طور پر اس پر قابو پانا ممکن نہیں۔

(ج) درست ہے۔

(د) میونسپل کمیٹی اس ٹوبھہ کو ختم کرنا چاہتی ہے لیکن مطلوبہ فنڈز دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ایسا کرنے سے قاصر ہے۔

## فیصل آباد: گاؤں 69ر۔ب گھسیٹ پورہ کی گلیاں اور نالیاں تعمیر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1584: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد کے گاؤں 69ر ب گھسیٹ پورہ کی گلیوں میں جگہ جگہ کھڈے پڑے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے آئے دن حادثے ہو رہے ہیں؟

(ب) 2014 سے آج تک گاؤں گھسیٹ پورہ کی گلیوں، نالیوں کی تعمیر کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا، سال وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ گاؤں کی گلیاں اور نالیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):**

(الف) چک نمبر 69/RB گھسیٹ پورہ کا موقع ملاحظہ کیا گیا جس کے مطابق تقریباً 2.93 کلومیٹر سولنگ اور نالیاں بنی ہوئی ہیں۔ تقریباً 0.61 کلومیٹر سڑک اور 2.91 کلومیٹر گلیاں کچی / خراب ہیں ان گلیوں کی حالت کافی خستہ حال ہے۔

(ب) ٹی ایم اے جڑانوالہ کی طرف سے چک نمبر 69/RB گھسیٹ پورہ میں برائے سال 2014-15 اور برائے سال 2015-16 میں کوئی ترقیاتی کام نہ کیا گیا ہے اور ضلع کونسل فیصل آباد نے ابھی تک چک نمبر 69/RB گھسیٹ پورہ میں کوئی کام نہ کیا ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ کونسل فیصل آباد کی حدود میں 838 چکوک اور علاوہ اضافی آبادیاں ہیں جن کے لئے ترقیاتی فنڈز مبلغ 1.10 کروڑ روپے ماہانہ حکومت کی جانب سے موصول ہوئے ہیں۔ ان فنڈز میں سے تناسب کے حساب سے گاؤں مذکورہ کے ترقیاتی کام مرحلہ وار کروائے جائیں گے۔

## ضلع فیصل آباد: چک نمبر 388 گ ب میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی تفصیل

1826: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 388 گ۔ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کا زیر زمین کڑوا اور مضر صحت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا کی ایک ٹیم نے اس چک کا سروے کیا تھا اور اس چک میں واٹر سپلائی / واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی اعلیٰ افسران کو سفارش کی تھی؟

(ج) کیا حکومت اس سروے ٹیم کے مطابق اس چک کے باسیوں کو واٹر سپلائی کی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے واٹر سپلائی سکیم کا سروے اور تعمیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے جبکہ دیہات میں واٹر فلٹریشن پلانٹ، پنجاب صاف پانی کمپنی کی ذمہ داری شامل ہے۔

(ج) اس کا جواب جز (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے آپ کا نام پکارا تھا لیکن آپ موجود نہیں تھے۔

## پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

## انسپکٹر عابد باکسر کو پنجاب پولیس کے حوالے کرنا اور ماورائے عدالت قتل کی تحقیقات کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آج سے چند دن پہلے انٹر پول نے دبئی میں انسپکٹر عابد باکسر کو گرفتار کیا لیکن آج دو ہفتے کا عرصہ گزر گیا ہے۔ اس نے انتہائی خوفناک قسم کے انکشافات کئے ہیں اور اس نے یہ بات متعدد دفعہ repeat کی ہے کہ درجنوں جعلی پولیس مقابلے یہاں پر وہ اعلیٰ افسران اور حکمرانوں کے ایماء پر کرتے رہے ہیں جس میں بیسیوں افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ extra judicial killings پنجاب پر بدنما دھبہ اور داغ ہے۔ جب وہ انٹر پول کے ذریعے سے پکڑا گیا ہے تو اسے پنجاب پولیس یا پنجاب حکومت یہاں کیوں نہیں لا رہی تا کہ اسے یہاں لا کر investigate کیا جائے، کوئی کمیشن بنائیں، تحقیقات کریں اور وہ جو باتیں کرتا ہے ان کی تہہ تک پہنچا جائے اور مجرمان کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں تا کہ جو بے گناہ لوگ مارے گئے ہیں ان کے لواحقین کو انصاف مل سکے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میڈیا یا اخبارات کی حد تک تو یہ بات سامنے آئی ہے کہ دبئی میں عابد باکسر کو گرفتار کر لیا گیا ہے لیکن جب بھی انٹر پول کی طرف سے کوئی ایسی گرفتاری ہوتی ہے تو انٹر پول کی طرف سے باقاعدہ طور پر متعلقہ وفاقی گورنمنٹ کو اور وفاق کے بعد متعلقہ صوبائی حکومت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں سر دست تو پنجاب حکومت کو کوئی ایسی اطلاع موصول نہیں ہوئی اور جونہی کوئی ایسی اطلاع موصول ہوتی ہے کہ کوئی ملزم جو پنجاب پولیس کو مطلوب ہے اور وہ کسی جگہ پر بھی گرفتار ہے تو اسے واپس لانے کے لئے پنجاب پولیس یا پنجاب گورنمنٹ اپنا

قانونی role ادا کرے گی اور اسے لایا جائے گا اور لانے کے بعد جو بھی انوسٹی گیشن ہو گی جو بھی حقائق ہوں گے ان کے مطابق معاملات انصاف کے کٹہرے میں عدالت میں پیش کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں کیا efforts کی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سلسلے میں حکومت پنجاب کیا efforts کر رہی ہے؟ ایک مفرور اشتہاری جو باہر جا کر مختلف شخصیات کے بارے میں، مختلف ذمہ داران کے بارے میں اتنی خوفناک باتیں کر رہا ہے تو کیا یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے کہ ایسے شخص کو پکڑنے کے لئے efforts کرے؟ ایسا تو نہیں ہے کہ وہ کہیں انٹرپول پر خود بخود پکڑا گیا ہے تو مرکزی حکومت کو اطلاع ہو گئی ہو اس کے بعد صوبائی حکومت کو اطلاع ہو گئی ہو تو ہم اسے واپس بلا لیں گے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو تجاہل عارفانہ ہے۔ یہ انتہائی سنگین زیادتی اور ظلم ہے کہ پنجاب حکومت ایک ایسے فرد کو واپس لانے کے لئے کوئی efforts نہ کرے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے حکومت سے استدعا ہے کہ اس طرح کے لوگوں کو قانون اور عدالت کے کٹہرے میں لایا جائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو سکے۔ یہ ان کے لئے فائدہ کی بات ہے کیونکہ وہ باتیں کر رہا ہے کہ فلاں شخص کے کہنے پر میں نے اتنے قتل کئے اور فلاں نے اتنے قتل کروائے ہیں اس لئے وہ شخص قانون کے سامنے پیش ہو جائے اور اس کی انوسٹی گیشن کی جائے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب کی طرف سے اس شخص کو گرفتار کرنے کے لئے اب تک کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ انٹرپول متحرک ہی تب ہوتی ہے جب ہماری طرف سے اقدامات کئے جائیں۔ یہ پنجاب گورنمنٹ کا ہی initiative ہے کہ جس کے اُوپر وفاقی حکومت نے Red warrants جاری

کئے اور اُن Red warrants کے جاری ہونے کے بعد پھر انٹرپول متحرک ہوتا ہے۔ بین الاقوامی طور پر اس کے علاوہ کوئی اور efforts آپ نہیں کر سکتے ماسوائے اس کے کہ Red warrants issue کر کے انٹرپول کو متحرک کریں کہ وہ اس ملزم کو تلاش کر کے گرفتار کرے۔

## رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب منور احمد گل مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

## مسودہ قانون میعاد سماعت (پنجاب ترمیم) 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب منور احمد گل: جناب سپیکر! میں

The Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018 (Bill No.8 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور، رانا ثناء اللہ خان نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عاصمہ جہانگیر (مرحومہ) کے بارے میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

## قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عاصمہ جہانگیر (مرحومہ) کے بارے میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عاصمہ جہانگیر (مرحومہ) کے بارے میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عاصمہ جہانگیر (مرحومہ) کے بارے میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

## قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

## ممتاز قانون دان محترمہ عاصمہ جہانگیر کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ممتاز قانون دان عاصمہ جہانگیر کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اُن کے غمزدہ خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ مرحومہ نہایت نڈر اور جرأت مند وکیل راہنما ہونے کے ساتھ ساتھ فعال سماجی کارکن اور انسانی حقوق کی علمبردار تھیں۔ مرحومہ کو سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی صدر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ اُن کی زندگی دستور کی بالادستی، قانون کی پاسداری، اصولوں کی حکمرانی اور جمہوری اقدار کی سربلندی کے لئے جدوجہد میں گزری ہے جس پر حکومت پاکستان نے انھیں ہلال امتیاز بھی عطا کیا تھا۔ اُن کی خدمات کو نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ ایوان اُن کے درجات کی بلندی کے لئے دُعا گو ہے۔"

**جناب سپیکر:** یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ممتاز قانون دان عاصمہ جہانگیر کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اُن کے غمزدہ خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ مرحومہ نہایت نڈر اور جرأت مند وکیل راہنما ہونے کے ساتھ ساتھ فعال سماجی کارکن اور انسانی حقوق کی علمبردار تھیں۔ مرحومہ کو سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی صدر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ اُن کی زندگی دستور کی بالادستی، قانون کی پاسداری، اصولوں کی حکمرانی اور جمہوری اقدار کی سربلندی کے لئے جدوجہد میں گزری ہے جس پر حکومت پاکستان نے انھیں ہلال امتیاز بھی عطا کیا تھا۔ اُن کی خدمات کو نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ ایوان اُن کے درجات کی بلندی کے لئے دُعا گو ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ممتاز قانون دان عاصمہ جہانگیر کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اُن کے غمزدہ خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ مرحومہ نہایت نڈر اور جرأت مند وکیل راہنما ہونے کے ساتھ ساتھ

فعال سماجی کارکن اور انسانی حقوق کی علمبردار تھیں۔مرحومہ کو سپریم کورٹ بارایسوسی ایشن کی صدر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔اُن کی زندگی دستور کی بالادستی، قانون کی پاسداری،اصولوں کی حکمرانی اور جمہوری اقدار کی سربلندی کے لئے جدوجہد میں گزری ہے جس پر حکومت پاکستان نے انھیں ہلال امتیاز بھی عطا کیا تھا۔اُن کی خدمات کو نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔یہ ایوان اُن کے درجات کی بلندی کے لئے دُعا گو ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: مخدوم سید محمد مسعود عالم!محترمہ عاصمہ جہانگیر (مرحومہ) کی مغفرت کے لئے دُعا کروا دیں۔

(اس مرحلہ پر دُعائے مغفرت کی گئی)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!اللہ خیر کرے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!میری ایک تحریک استحقاق تھی جس کے بارے میں آپ نے کہا تھا کہ میں اسے amend کرکے دوبارہ پیش کروں۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کا نمبر کیا ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!یہ وہی تحریک استحقاق ہے کہ جس کے بارے میں آپ نے کہا تھا کہ میں نے اس میں کسی شخص کو nominate نہیں کیا تو اب میں نے اسے amend کرتے ہوئے ایک شخص کو nominate کردیا ہے لہٰذا مجھے اسے پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: میں نے ابھی آپ کی یہ amended تحریک استحقاق نہیں دیکھی۔میرے پاس جب یہ آئے گی تو پھر اس کو دیکھ کر ہی میں کوئی فیصلہ کروں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!آپ مہربانی کریں اور مجھے یہ تحریک پڑھنے کی اجازت دے دیں کیونکہ میں صرف اس کے لئے آج راولپنڈی سے آیا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کو کل take up کرلیں گے کیونکہ میں نے ابھی یہ تحریک دیکھی نہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کو اس تحریک کی کاپی دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں کہہ رہا ہوں کہ اس کو کل take up کرلیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کل کس نے دیکھی ہے؟

جناب سپیکر: اللہ آپ کو خیر سے رکھے، اللہ تعالیٰ آپ کو صحت اور لمبی زندگی دے۔ آپ تشریف رکھیں۔

## تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ چودھری عامر سلطان چیمہ کی تحریک التوائے کار نمبر 17/2018 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/2018 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 35/2018 ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 38/2018 چودھری عامر سلطان چیمہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 51/2018 محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 60/18 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ!

## آلودگی کی مقدار کو چیک کرنے کے لئے ائیر پوائنٹرز کی خریداری میں بے ضابطگیوں پر انکوائری کے لئے ٹیکنیکل کمیٹی قائم کرنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

روزنامہ "ایکسپریس"کی اشاعت مورخہ 22۔جنوری2018کی خبر کے مطابق محکمہ تحفظ ماحول نے لاہور میں آلودگی کی مقدار چیک کرنے کے لئے چھ اہم مقامات قذافی سٹیڈیم، جیل روڈ، ٹھوکر نیاز بیگ، شاہدرہ، یو ای ٹی میں ائیر پوائنٹرز لگائے ہیں جو بیرون ملک سے ایک کروڑ بیس لاکھ روپے کے حساب سے خریدے گئے ہیں تاکہ شہر میں آلودگی کی شرح کو مانیٹر کرکے اس کو کنٹرول کرنے کے لئے اقدامات کئے جا سکیں لیکن جو ایئر پوائنٹرز لگائے گئے ہیں وہ درست ڈیٹا فراہم نہیں کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں انکوائری بھی چلتی رہی ہے۔ مختلف مقامات پر آلودگی کی پیمائش کرنے والی محکمہ تحفظ ماحول کی موبائل لیبارٹری بھی نان فنکشنل ہے۔ سموگ کے موسم میں آلودگی کی مقدار چیک کرنے کے لئے آلات نان فنکشنل تھے جس کے بعد یہ نئے ایئر پوائنٹرز خریدے گئے۔ شہریوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت اس کو مانیٹر کرنے کے لئے ٹیکنیکل کمیٹی بنا کر انکوائری کرائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

**جناب سپیکر:** اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

**محترمہ خدیجہ عمر:** جناب سپیکر! جتنی تحاریک التوائے کار آتی ہیں اُن کے جوابات چھ چھ ماہ یا سال سال بعد آتے ہیں۔

**جناب سپیکر:** جی، تحاریک التوائے کار کے جوابات آرہے ہیں انہیں اس حوالے سے بہت پابند کیا ہے انشاءاللہ جلد جوابات آئیں گے۔

## سرکاری کارروائی

## مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

**جناب سپیکر:** اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

## مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018

**MR SPEAKER**: A Minister to introduce the University of Sialkot Bill 2018.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**: Mr Speaker! I introduce the University of Sialkot Bill 2018.

**MR SPEAKER**: The University of Sialkot Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within two months.

## مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018

**MR SPEAKER**: A Minister to introduce the University of Narowal Bill 2018.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**: Mr Speaker! I introduce the University of Narowal Bill 2018.

**MR SPEAKER**: The University of Narowal Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within two months.

## کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

**جناب سپیکر:** کورم پورا نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

**جناب سپیکر:** کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 19۔فروری دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔